اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر:- غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۲ | ۱۰ ربیع الاوّل سنہ ۱۳۵۲ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۴ جولائی سنہ ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ یکم جون بوقت دوپہر پالم پور سے بذریعہ موٹر تشریف لائے۔ اور ۳-جولائی واپس تشریف لے گئے حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ÷

۳۰-جون بعد نماز جمعہ ریتی چھلہ میں ایک بازار کا پہلی بار انتظام کیا گیا۔ جس میں ہر قسم کی ضروریات زندگی کی پچاس کے قریب دکانیں دوکانداروں نے لگائیں۔ جو شام تک رہیں۔ اور اچھی بکری ہوئی۔ خوب رونق تھی۔ جناب مولوی عبدالمغنی صاحب اس بازار کے منتظم تھے۔ دوسرے اصحاب کے علاوہ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت میرزا شریف احمد صاحب اور جناب میر محمد اسحاق صاحب بھی دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اگر دوکانداروں نے اس بازار کو ترقی دینے کی کوشش کی۔ اور ضروریات کے متعلق عمدہ اشیاء بہم پہنچانے کے لئے خاص سعی کی تو امید ہے۔ خود بھی فائدہ اٹھائیں گے۔ اور پبلک کو بھی آرام پہنچا سکینگے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

چندہ کی باقاعدہ ادائیگی کے متعلق ارشاد

(فرمودہ ۵-جولائی سنہ ۱۹۰۳ء)

"مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہماری جماعت میں چندہ دینے والے بہت تھوڑے ہیں۔ آئے دن صدہا آدمی بیعت کرکے چلے جاتے ہیں لیکن دریافت کرنے پر بہت ہی کم تعداد ایسے اشخاص کی ہے۔ جو متواتر ماہ بماہ چندہ دیتے ہیں۔ جو شخص اپنی حیثیت و توفیق کے موافق اس سلسلہ کی چند پیسوں سے امداد نہیں کرتا۔ اس سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے۔ اور اس سلسلہ کو اس کے وجود سے کیا فائدہ۔ ایک معمولی انسان بھی خواہ کتنی ہی شکستہ حالت کا کیوں نہ ہو۔ جب بازار جاتا ہے۔ تو اپنے قدر کے موافق اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ لاتا ہے۔ تو پھر کیا یہ سلسلہ جو اپنی عظیم الشان اغراض کے لئے اللہ تعالےٰ نے قائم کیا ہے۔ اس لائق بھی نہیں۔ کہ وہ اس کے لئے چند پیسے بھی قربان کر سکے۔ دنیا میں آج تک کونسا سلسلہ ہوا ہے۔ یا ہے۔ جو خواہ دنیوی حیثیت سے ہے۔ یا دینی۔ بغیر مال چل سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے دنیا میں ہر ایک کام اس لئے کہ عالم اسباب میں ہے۔ اسباب سے ہی چلایا جاتا ہے پھر کس قدر بخیل اور ممسک وہ شخص ہے۔ کہ جو ایسے عالی مقصد کی کامیابی کے لئے ادنےٰ چیز مثل چند پیسے خرچ نہیں کر سکتا۔ ایک وہ زمانہ تھا۔ کہ الٰہی دین پر لوگ اپنی جانوں کو بھیڑ و بکری کی طرح نثار کرتے تھے۔ مالوں کا تو کیا ذکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کل گھر بار نثار کیا۔ حتیٰ کہ سوئی تک کو بھی گھر میں نہ رکھا۔ اور ایسا ہی حضرت عمر رضی نے اپنی بساط و انشراح کے موافق اور عثمان رضی نے اپنی طاقت و حیثیت کے موافق علےٰ ہذا القیاس علےٰ قدر مراتب تمام صحابہ اپنی جانوں اور مالوں سمیت اس دین الٰہی پر قربان کرنے کے لئے طیار ہو گئے۔ ایک وہ ہیں۔ کہ بیعت تو کر جاتے ہیں۔ اور اقرار بھی کر جاتے ہیں۔ کہ ہم دنیا پر دین کو مقدم کریں گے۔ مگر مدد و امداد کے موقع پر اپنے جیبوں کو دبا کر پکڑ رکھتے ہیں۔ بھلا ایسی محبت دنیا سے کوئی دین

اخبار احمدیہ

سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کی رُوح کو ثواب

الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں کشمیر کے ایک صاحب کے نام اخبار جاری کرانے کے متعلق جو تحریک کی گئی تھی۔ اس پر میرزا اعظم بیگ صاحب کلانور نے چھ ماہ کے لئے سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کی رُوح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے پرچہ جاری کرا دیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء

بہار پراونشل احمدیہ کانفرنس

کانفرنس مذکور کا ایک نہایت اہم اجلاس ۱۸ - جون ۱۹۳۳ء کو احمدیہ سبھا گل پور میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حضرت مولانا عبدالماجد صاحب مدظلہ العالی صدر کانفرنس نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں ممبروں کو نصیحت فرمائی۔ کہ وہ غفلت کو ترک کر کے خدمتِ سلسلہ میں مشغول ہو جائیں۔ اس کے بعد نئے عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں آیا۔ ضروری ریزولیوشنز پاس ہوئے۔ اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ خاکسار عبد الباقی (ایم۔ اے) جنرل سکرٹری ؛

راولپنڈی میں احمدیہ لائبریری

راولپنڈی ایک مرکزی مقام ہے۔ یہاں پر احمدیہ لائبریری بالکل ناکافی ہے۔ امسال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ بجائے مضافات میں تبلیغ پر زور دینے کے مستقل باشندگانِ شہر میں تبلیغ کے تمام ترین وسائل عمل میں لانے چاہئیں۔ اس شہر ماں کو مدنظر رکھتے ہوئے علمی مذاق کے لوگوں پر اثر ڈالنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضور کے خلفاء راشدین۔ اور دیگر بزرگانِ ملت کی تصانیف بہترین حربہ ہیں۔ لہذا تمام ذی استطاعت اصحاب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ راولپنڈی کی لائبریری کو محکم اور مکمل بنانے کے لئے بطور عطیہ کتب ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ یہ ایک قسم کا صدقہ جاریہ ہے۔ نیز جماعت ہائے ضلع راولپنڈی سے درخواست ہے کہ کوئی کتاب۔ ٹریکٹ۔ اشتہار یا اور ایسی تحریر جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سیاسی یا مذہبی مسلمات اور معتقدات کے مخالف یا موافق شائع ہو۔ اس کی کم از کم ایک کاپی مجھے بھیج دیا کریں۔ اور کاپی مہیا نہ ہو سکنے کی صورت میں اُس کے مضمون سے فوراً آگاہ کر دیا کریں۔ خاکسار مرزا احمد حسین احمدی لائبریرین جماعت احمدیہ راولپنڈی

بیکار دوست کی امداد کی ضرورت

ا۔ ہمارے ایک عزیز انٹرنس پاس ٹائپ اور شارٹ ہینڈ سے واقف۔ دفتری کام سے تجربہ کار۔ ملازمت کی تلاش میں ہیں۔ اگر کوئی صاحب انہیں کہیں ملازم کرا سکتے ہوں۔ تو اطلاع کر کے مشکور فرمائیں ؛ مفتی محمد صادق۔ قادیان۔

۲۔ میں ایف۔ اے پاس اور ٹائپ سے واقف ہوں۔ مگر بیکار۔ نیز عیال دار ہوں۔ کوئی دوست ملازمت کی کوشش فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ خاکسار احمد دین۔ لدھیوالہ وڑائچ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ۔

درخواست امداد

میں ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان پاس کر چکا ہوں۔ اب بی۔ اے میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ لیکن اخراجات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی صاحب استطاعت مجھے دو سال تک چالیس روپے ماہوار بطور قرض حسنہ عطا فرمائیں۔ تو تعلیم جاری رکھ سکتا ہوں۔ خاکسار ایم۔ اے چوہدری معرفت خان بہادر محمد ایوب خان صاحب دلشاد منزل بنگلپورہ مراد آباد ؛

قانون کے امتحان میں کامیابی

امسال مندرجہ ذیل احمدی اصحاب نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے قانون کا امتحان پاس کیا۔ ا۔ مسٹر ایم صابر صاحب جعفری۔ ایل ایل بی فائنل۔ (۲) مسٹر محمد یوسف خاں صاحب ایل۔ ایل۔ بی پریویس۔

امتحان میں کامیابی

میں نے اس سال ایف اے کا امتحان پرائیویٹ طور پر دیا تھا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ۔ اور بزرگان جماعت کی دعاؤں کے طفیل کامیاب ہو گیا ہوں۔ جن بزرگوں نے میری کامیابی کے لئے دعا کی۔ ان کا بے حد ممنون ہوں۔ خاکسار فضل الرحمٰن ساکن گھٹیالیاں

شکریہ احباب

ڈاکٹر محمد منیر صاحب امیر جماعت احمدیہ امرتسر بہ نسبت سابق اچھے ہیں۔ اور صحت میں ترقی کر رہے ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ نے کثرت سے ان کی علالت کے متعلق عیادت کے خطوط لکھے ہیں۔ جن کا فرداً فرداً جواب بحالت موجودہ دیا جانا مشکل ہے۔ ان سب احباب کی ہمدردی کا ڈاکٹر صاحب اور تمام خاندان کی طرف سے مشکور ہے۔ احباب کی خدمت میں مکرر التماس ہے۔ کہ اپنی اخلاص بھری دعاؤں کو جاری رکھیں۔ والسلام۔ خاکسار عبد الحمید ہیڈ ماسٹر امرتسر۔

درخواستہائے دعا

ا۔ مجھے محض احمدی ہونے کی وجہ سے ایک سازش کر کے ملازمت سے علیحدہ کرا دیا گیا ہے۔ اپیل دائر ہے۔ احباب بہتری و بحالی کی دُعا فرمائیں۔ خاکسار عطا محمد موضع خضر آباد انبالہ ؛ ۲۔ میرا چھوٹا لڑکا عرصہ سے بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار محمد یونس از ونیگوالہ۔ ۳۔ برادرم غلام محمد صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ خاکسار عبد الغفار۔ ڈار۔ طالب علم۔ قادیان۔ ۴۔ برادرم ضیاء الحق خاں کی اکلوتی بچی امۃ الحفیظ کی صحت عرصہ سے خراب چلی آتی ہے اس سے قبل آپ کے کئی بچے ضائع ہو چکے ہیں۔ دوست اس کی نیز اسکی والدہ کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار فیض الحق خاں از ڈلہوزی ۵۔ میرے لڑکے کو آنکھیں دُکھنے کی وجہ سے سخت تکلیف رہتی ہے احباب صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عبد الحق۔ لاہور۔ ۶۔ خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ مدت سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار محمد صدیق امرتسری از قادیان۔ ۷۔ میری لڑکی دو ماہ سے سخت بیمار ہے۔ اُس کی صحت کے لئے دُعا فرمائی جائے۔ خاکسار محمد سعید از کوہ مری ؛ ۸۔ برادرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب اسسٹنٹ سرجن ابیٹ آباد سخت بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب صحت یابی کے لئے دُعا کریں۔ خاکسار ظفر حسن۔ فیروز پور ؛ ۹۔ مکرمی عبد الرحیم صاحب کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ دُعائے صحت کی جائے۔ خاکسار نور احمد۔ ناگپور ؛ ۱۰۔ میرے دوست محمد اسلم صاحب احباب سے فلاح دین و دُنیا کے لئے دُعا چاہتے ہیں۔ خاکسار محمد اقبال سلیم کاٹھگڑھ ۱۱۔ شیخ احمد دین صاحب بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار شیخ محمد بشیر انبالہ ؛ ۱۲۔ میری صحت عرصہ سے خراب ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم بیماری سے نجات دے۔ خاکسار راجہ غلام محمد خاں چک امیر ریاست کشمیر ۱۳۔ برادر لعل الدین صاحب چونہ جلانے کے بھٹہ میں مزدوری کرتے تھے۔ کہ بھٹہ بیٹھ گیا۔ اور آپ بیچ میں دب گئے۔ تمام بدن جل گیا ہے دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار محمد ہاشم از کھیوڑہ۔ ۱۴۔ ا سال سے میرے خلاف ایک سرکاری مقدمہ عرصہ سے چل رہا ہے۔ جس سے روزگار اور عزت خطرہ میں ہے۔ اس لئے تمام احباب سے التماس ہے۔ کہ میری بریت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار حشمت اللہ از قادیان ۱۵۔ میری اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اور حالت نازک ہوتی جاتی ہے۔ دوست دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد خان احمدی از میرٹھ ۱۶۔ میرا لڑکا بیمار ہے۔ اسکی صحت کے لئے دُعا کی جائے۔ خاکسار غلام احمد خاں ڈسپنسر گوگیرہ ؛ ۱۷۔ میں محکمہ جنگ کی طرف سے ناحق فوجداری مقدمہ میں ماخوذ ہوں۔ دوست بریت کی دعا کریں۔ خاکسار انشاء اللہ خاں۔ کوہ مری ؛ ۱۸۔ میرا لڑکا ایک ماہ سے بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار بابا غدین سفید پوش چک نمبر ۶ ۱۱.L

۱۹۔ میری بیوی عرصہ دراز سے بیمار ہے۔ نیز میری ملازمت خطرہ میں ہے دعا کی جائے۔ خاکسار محمد عثمان دہلی۔ ۲۰۔ میری چھوٹی لڑکی بیمار ہے دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار میرزا محمد بیگ احمدی کوٹلہ نیڈل جاگیر۔ ۲۱۔ میری والدہ صاحبہ کئی ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دُعا کی جائے۔ خاکسار عبد الحی خاں کاٹھ گڑھ۔ ۲۲۔ چوہدری محمد حسین صاحب سفید پوش ساکن بھاگووال کا لڑکا قریباً دو ماہ سے بیمار ہے۔ احباب اسکی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار غلام حیدر ظفر از گھٹیالیاں ۲۳۔ میری بیوی بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار شیخ اکرام اللہ۔ لاہور

اعلان نکاح

ا۔ سارہ بیگم بنت بہار شاہ صاحب بانڈی پورہ کشمیر کا نکاح محمد شاہ ابن سید سیف اللہ شاہ صاحب دیو قصبہ بیج بہاڑہ کشمیر کے ساتھ پیر غلام محی الدین شاہ صاحب نے ۱۵۔ اپریل کو مبلغ دو سو روپیہ مہر پر پڑھا۔ خاکسار عبد السلام۔ بیج بہاڑہ کشمیر

۲۔ زبیدہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر عبد اللہ خاں صاحب (مرحوم) سکنہ شیخ پور ضلع گجرات کا نکاح بالعوض مہر مبلغ دو ہزار روپیہ اور ۱۹ تولہ سونا جمعدار فیروز الدین ولد میاں جمال الدین صاحب سکنہ کالرہ دیوان سنگھ ضلع گجرات کے ساتھ ۲۔ جون ۱۹۳۳ء کو میاں اللہ بخش صاحب نے پڑھایا۔ اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔ خاکسار فیروز الدین از کالرہ دیوان سنگھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۵۲ء | جلد ۲۰

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی اہمیت اور ضرورت

ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کا اعلان اور ہندو پریس

ہندو پریس کی خوشی

آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صدارت میں مسلمانانِ کشمیر کی جو خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اب جبکہ آپ نے کشمیر کمیٹی کی صدارت سے استعفاد دیا ہے۔ ان غیر مسلم حلقوں میں جو شروع سے لے کر اس وقت تک مسلمانان کشمیر کے خلاف ہر ممکن کوشش کرنے۔ اور ریاست کے ہر ناجائز سے ناجائز فعل کی حمایت کرنے میں مصروف رہے۔ بڑی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا جارہا ہے۔ ساتھ ہی مسلمانان کشمیر کی نمائشی ہمدردی و خیر خواہی کے جذبات ان کے قلوب میں اس زور سے امڈ آئے ہیں۔ کہ ایک طرف تو وہ مسلمانانِ کشمیر کو یہ مشورہ دے رہے ہیں۔ کہ وہ کسی احمدی کے قریب تک نہ جائیں۔ اور دوسری طرف بیرون ریاست کے مسلمانوں کو ایسی پٹی پڑھا رہے ہیں کہ وہ مسلمانان کشمیر کے حقوق کی حفاظت کے لئے متحدہ جدوجہد نہ کرسکیں۔ بلکہ آپس میں ہی الجھ کر رہ جائیں۔ مسلمانان کشمیر کو ان کے حقوق دلانے کے متعلق جو مہم شروع کی جاچکی ہے۔ اور جس میں کامیابی بہت قریب نظر آرہی ہے۔ ناکام ہوجائے۔

سر محمد اقبال صاحب کا اعلان

ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب نے کشمیر کمیٹی کی صدارت سے استعفےٰ دیتے ہوئے جو اعلان کیا ہے۔ ہندو اخبارات کو مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرکے مسلمانانِ کشمیر کے مفاد کو نقصان پہنچانے کے لئے اس کی آڑ مل گئی ہے۔ اور انہوں نے یہ سمجھکر کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا خاتمہ ہو رہا ہے۔ یہ جدوجہد شروع کر دی ہے۔ کہ اول تو کشمیر کمیٹی کا وجود ہی قائم نہ رہے۔ اور اگر رہے۔ تو بالکل بے اثر اور بے کار۔ اخبار "ملاپ" اور "پرتاپ" جن کا کسی معاملہ میں اتحاد ناممکن سا امر ہے۔ اس بارے میں یہاں تک متحد نظر آتے ہیں۔ کہ انہوں نے ایک ہی عنوان "کشمیر کمیٹی کا حشر" رکھ کر خامہ فرسائی کی ہے۔

"ملاپ" کی تفرقہ اندازی

"ملاپ" نے احمدی وغیر احمدی کے مذہبی عقائد کا اختلاف بتا کر۔ اور یہ ظاہر کرکے کہ احمدی کشمیر کے مسلمانوں کو احمدی بنا لیں گے۔ کوشش کی ہے۔ کہ کشمیر کمیٹی میں احمدی شریک نہ رہیں۔ اور اس بات پر یہاں تک زور دیا ہے۔ کہ بالفاظ اس کے آج جو بات مسلمانوں کو نظر آئی ہے۔ اسے "ملاپ" نے ابتدا میں ہی دیکھ لیا تھا۔ اور اسلام و مسلمانوں کی ہمدردی سے مجبور ہو کر اس نے اس وقت وہی مشورہ دیا تھا۔ جس پر آج سر اقبال کے اعلان کے مطابق عمل کیا جارہا ہے۔ چنانچہ "ملاپ" کے لالہ خوشحال چند صاحب لکھتے ہیں:۔

"سر محمد اقبال کو تو بہت مدت کے بعد کشمیر کمیٹی کے مستقبل کے متعلق خطرات نظر آئے۔ لیکن میں نے تمام کشمیر و جموں کے مسلمانوں کے متعلق خطرہ دیکھ لیا تھا جب خلیفہ قادیان کی زیر کمانڈ کشمیر کمیٹی نے کشمیر میں شورش برپا کرائی تھی مجھے نظر آگیا تھا۔ کہ یہ مہم کشمیر کو احمدی فرقہ میں داخل کرنے کے لئے جاری کی گئی ہے۔ اور شکر ہے۔ کہ آج کشمیر کے کچھ مسلمانوں نے بھی۔ اور پنجاب کے کچھ مسلمانوں نے بھی اس حقیقت کو بھانپ لیا ہے۔ کشمیر کمیٹی کے حشر کے بعد۔ احمدی کارکنوں کا رویہ دیکھنے کے بعد۔ اور احمدی فرقہ کی اصلی غرض وغایت معلوم کرنے کے بعد بھی کیا کشمیر و جموں کے مسلمان اپنے آپ کو تباہ کرتے رہیں گے۔ کشمیر کے مسلمانوں کو یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ لوگ آپ کا بھلا نہیں چاہتے۔ بلکہ آپ کو احمدی بنانے کے لئے زمین تیار کر رہے ہیں۔ اور کشمیر کی زمین کے ایک حصہ میں انہوں نے احمدی بیج بو بھی دیا ہے۔" (ملاپ ۲۳ جون)

"پرتاپ" کا مشورہ

"پرتاپ" (۲۶ جون) نے بھی یہی حربہ استعمال کیا ہے۔ چنانچہ ایک طول طویل مضمون کے آخر میں نتیجۃً لکھتا ہے:۔

"جس وقت یہ کشمیر کمیٹی بنی تھی۔ اس وقت مسلمانوں کو مشورہ دیا گیا تھا۔ کہ قادیانیوں کے دم جھانسہ میں نہ آؤ۔ ان کا مقصد اتنا کشمیری مسلمانوں کی امداد نہیں۔ جتنا اپنے عقائد خصوصی کی تبلیغ۔ اور انگریز کی خدمت کی سرانجام دہی۔ لیکن اس وقت کسی مسلمان نے اس مشورہ پر کان نہ دیا۔ تجربہ نے انہیں بتادیا ہے۔ کہ وہ غلطی پر تھے۔ اور اب وہ اپنے کانوں کو ہاتھ لگا رہے ہیں"۔

"ملاپ" اور "پرتاپ" کا بیان کردہ خطرہ

ان دونوں اخبارات کے اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کی خیر خواہی کا نقاب پہنکر اور اسلام کے خاص ہمدرد بن کر اس "خطرہ" کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ اگر کشمیر کمیٹی میں احمدی شریک رہے۔ تو وہ سارے کشمیر کو احمدی بنالیں گے۔ یہ خطرہ انہیں آج نظر نہیں آیا۔ بلکہ ان کی دوربین نگاہ نے اسی وقت دیکھ لیا تھا۔ جب کشمیر کمیٹی بنی تھی۔ اور اسلام کے متعلق عقیدت۔ اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے جذبہ سے مجبور ہو کر اس وقت انہوں نے اس کا اظہار کر دیا تھا۔ جبکہ خود مسلمان اس کے دیکھنے کی اہلیت بھی نہ رکھتے تھے۔ اگرچہ "ملاپ" اور "پرتاپ" کو اس بات کا بہت افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں نے کیوں ابتدا میں ہی یہ خطرہ محسوس کرکے کشمیر کمیٹی کو وجود میں آنے سے روک نہ دیا۔ لیکن اب بھی وہ "شکر" کر رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں نے وہی کچھ مان لیا۔ جو "ملاپ" اور "پرتاپ" ان سے منوانا چاہتے تھے۔ اور اگر پہلے نہیں۔ تو اب کشمیر کمیٹی کا خاتمہ کرنے کے لئے تیار ہوگئے ہیں۔

ہندو کیوں شور مچا رہے ہیں

اگر ایک لمحہ کے لئے یہ تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ اس "خطرہ" میں جس کا اظہار ہندوؤں کی طرف سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے بننے پر ہی کیا گیا۔ اور اب تک کیا جارہا ہے۔ حقیقت کا کوئی شائبہ پایا جاتا ہے۔ یعنی یہ کہ مسلمانان کشمیر کے مصائب میں امداد کے پردہ میں تبلیغ احمدیت کی جارہی ہے۔ حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ متعدد بار اس کی پُرزور تردید فرما چکے ہیں۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ کشمیر کے مسلمانوں کے احمدی بن جانے سے ہندوؤں کو کیا نقصان پہنچتا ہے۔ کہ وہ اس قدر شور مچا رہے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مسلمانوں سے بھی بڑھ کر اسلام کے خیر خواہ اور ہمدرد ظاہر کر رہے ہیں۔ اور اب جبکہ انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا خاتمہ ہونے والا ہے۔ اور بعض

مسلمان ان کے بہتر ہے میں آکر اختلاف عقائد کی بنا پر احمدیوں کی مخالفت کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ وہ شکر کر رہے۔ اور خوشی منا رہے ہیں ؎

ہندوؤں کے نزدیک احمدی وغیر احمدی برابر ہیں

کشمیر کے مسلمان احمدی ہوں۔ یا غیر احمدی۔ ہندوؤں کے نزدیک مساوی ہیں۔ اور اس وقت تک ان کے حقوق اور مطالبات کی ہندوؤں کی طرف سے جو مخالفت کی گئی۔ اور کی جا رہی ہے وہ محض ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے کی جا رہی ہے۔ نہ کہ احمدی ہونے کی وجہ سے۔ اور ہندو اب بھی ان کے حقوق تسلیم کرنے کے لئے اس لئے تیار نہیں۔ کہ وہ مسلمان ہیں۔ پھر اگر وہ احمدی ہو جائیں۔ تو ہندوؤں کو اس سے کیا۔ انہیں اگر مسلمانانِ کشمیر سے ایسی ہی ہمدردی ہے۔ اور وہ ان کے ایسے ہی خیر خواہ ہیں۔ تو کیوں ان کے حقوق اور مطالبات کی تائید نہیں کرتے اور کیوں ریاست پر زور نہیں دیتے۔ کہ ان کے ساتھ عدل و انصاف کا سلوک کرے۔ ایک طرف ہندوؤں کا مسلمانان کشمیر کے سیاسی اور ملکی حقوق کی انتہائی مخالفت کرنا۔ اور ریاست کو یہ مشورے دینا۔ کہ جبر و تشدد کی ساری قوت سے انہیں کچل دے۔ اور دوسری طرف یہ کہنا کہ مسلمانان کشمیر نے اگر اپنی مظلومیت میں احمدیوں سے امداد حاصل کی۔ تو خطرہ ہے۔ کہ احمدی بن کر تباہ ہو جائیں گے۔ بتاتا ہے۔ کہ اس ”خطرہ“ کا اظہار مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے نہیں۔ بلکہ اسی سلسلہ میں ہے۔ جو مسلمانوں کی بربادی اور تباہی کے متعلق ہندوؤں کے پیش نظر ہے ؛؛

ہندوؤں کی غرض

چونکہ انہیں خیال ہے۔ کہ مسلمانوں میں مذہبی خطرہ کے ذریعہ تفرقہ اور انشقاق پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ نہایت سرگرمی۔ پورے جوش۔ اور مکمل تنظیم کے ساتھ مظلومین کشمیر کی حمایت کرنے والی جماعت ہے۔ اس لئے انہوں نے یہ چال اختیار کی ہے۔ کہ مسلمانان کشمیر کے احمدی ہونے کا ”خطرہ“ پیش کیا جائے۔ اور اس طرح مسلمانوں کو اشتعال دلا کر اس جد و جہد کو نقصان پہونچایا جائے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کے لئے فرما رہے ہیں اور جس میں اس وقت تک خدا تعالےٰ کے فضل سے اس قدر کامیابی حاصل ہو چکی ہے۔ کہ وہ مسلمانان کشمیر کی توقعات سے بہت بڑھ کر ہے

ہندوؤں کی طرف سے کشمیر کمیٹی کی مخالفت

ہندو اخبارات نے جیسا کہ ان کا اپنا بیان ہے۔ کشمیر کمیٹی کی اسی وقت سے مخالفت شروع کر رکھی ہے۔ جبکہ تمام ہندوستان کے نہایت سرکردہ اور معزز مسلمان لیڈروں نے متفقہ طور پر اس کی صدارت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کی۔ اور اس لئے پیش کی تھی کہ آپ ایک منظم اور پُر جوش جماعت کے راہ نما ہیں۔ پھر جوں جوں آپ کی صدارت میں کشمیر کمیٹی کی مساعی با اثر۔ اور نتیجہ خیز ثابت ہوتی گئیں۔ ہندوؤں۔ اور ساتھ ہی ریاست کی طرف سے مخالفت میں شدت پیدا ہوتی گئی۔ حتےٰ کہ احرار کمیٹی جس نے ریاست میں قانون شکنی کی تحریک شروع کی تھی۔ اس کے مقابلہ میں بھی آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مخالفت میں زیادہ گہری چال چلی گئی۔ کیونکہ وہ تحریک بالکل سطحی اور آنی تھی۔ جو زیادہ دیر نہ چل سکتی تھی۔ اور نہ وہ ریاست پر کوئی ایسا اثر ڈال سکتی تھی۔ جو مسلمانوں کے لئے مفید ہوتا۔ بلکہ اس کی وجہ سے ریاست کو یہ موقعہ ملتا تھا۔ کہ مسلمانوں پر زیادہ سے زیادہ تشدد کرے۔ اور انہیں قانون شکن اور باغی قرار دے۔ لیکن کشمیر کمیٹی کی جد و جہد چونکہ آئینی اور پُر امن تھی۔ اس لئے اسے رد کرنا آسان نہ تھا۔ چنانچہ ریاست کو مسلمانان کشمیر کے وہ مطالبات تسلیم کرنے ہی پڑے۔ جو آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی راہ نمائی میں تجویز کئے تھے ؛؛

مخالفین کی کوششیں

اب جبکہ مخالف طاقتوں نے ایک طرف تو مسلمانان کشمیر میں فتنہ و فساد برپا کر کے ان کی سرگرمیوں کا رُخ باہمی کشمکش کی طرف پھیر دیا ہے۔ دوسری طرف یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی بھی تفرقہ کا شکار ہو جائے۔ اس کے لئے وہی حربہ اختیار کیا گیا ہے۔ جو ابتدا میں بالکل بیکار ثابت ہو چکا تھا۔ اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو ابتدا میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو تمام فرقوں کے مسلمانوں کی متحدہ کمیٹی بنانے کے بڑے حامی تھے ان میں سے بعض کے پیش نظر اب وقت کی نزاکت اور مسلمانان کشمیر کی مظلومیت نہیں رہی۔ بلکہ وہ اپنی خاص مصلحتوں کے ماتحت کشمیر کمیٹی کا حشر پیش کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ جس پر ہندو خوشی کے شادیانے بجا رہے ہیں ؛؛

کشمیر کمیٹی کی ضرورت

اگر اور باتوں کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو کشمیر کمیٹی کے حشر پر ہندو اخبارات میں جو خوشی اور مسرت ظاہر کی جا رہی ہے۔ وہی یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ کہ کشمیر کمیٹی نے مسلمانان کشمیر کے متعلق نہایت شاندار خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور ابھی ضرورت ہے۔ کہ وہ پہلی حالت میں ہی قائم رکھی جائے۔ کیونکہ اگر یہ صورت نہ ہوتی۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ ہندو اخبارات کشمیر کمیٹی کو توڑ دینے کے خیال پر اس قدر خوشی کا اظہار کرتے۔ اور اس بات پر زور دیتے۔ کہ اوّل تو کشمیر کمیٹی کو ہی توڑ دیا جائے۔ تا کہ اس کے نام کو جو اثر و رعب حاصل ہو چکا ہے۔ وہ دُور ہو جائے۔ یا پھر جماعت احمدیہ کی امداد سے اسے بالکل محروم رکھا جائے۔ ایک بے غرض اور مخلص جماعت کے لئے مظلومین کی امداد کرنے کے مواقع کی کمی نہیں۔ جماعت احمدیہ بیسیوں طریق سے مسلمانان کشمیر کو مدد دے سکتی ہے لیکن اگر اس سے یہ مطالبہ کیا گیا۔ کہ کشمیر کمیٹی سے کوئی تعلق نہ رکھے۔ تو وہ اس خیال سے کہ یہ کشمکش مسلمانان کشمیر کو نقصان پہنچائے۔ بخوشی علیحدگی اختیار کر لیگی۔

احمدیت کی ترقی اور غیر مبایعین

۲۰ جون کے ”الفضل“ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے جو ملفوظات شائع ہوئے ہیں۔ ان میں تاندلیانوالہ کے ایک تاجر شیخ دوست محمد صاحب کی گفتگو کے سلسلہ میں لکھا ہے۔ کہ جب انہوں نے کہا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو نہ ماننے والوں کو کافر کہنا میری سمجھ میں نہیں آتا۔ تو حضور نے فرمایا :-

”آپ کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے میں یہ چیز روک نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ایسے بھی لوگ ہیں۔ جو احمدی کہلاتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکروں کو کافر نہیں سمجھتے۔ آپ ان میں داخل ہو جائیں“

ان الفاظ کو پیغام (۲۷ - جون) ”گول مول“ اور ”تشنہ تشریح“ قرار دیتا ہوا لکھتا ہے :-

”ہم جاننا چاہتے ہیں۔ کہ میاں صاحب نے کن لوگوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کیا وہ ان لوگوں کے عقیدہ کو صحیح سمجھتے ہیں۔ اگر صحیح سمجھتے ہیں۔ تو ان کا اپنا عقیدہ اس کے برعکس کیوں ہے۔ اگر غلط سمجھتے ہیں۔ تو پھر ایک مخلص بزرگ کو غلط عقیدہ قبول کر لینے کی تلقین کیوں کی گئی“

معلوم ہوتا ہے۔ ایڈیٹر صاحب پیغام کو اتنا بھی پتہ نہیں۔ کہ جن لوگوں میں وہ شریک ہیں۔ ان کے کیا عقائد ہیں۔ ورنہ یہ پوچھنے کی انہیں ضرورت نہ پیش آتی۔ کہ ”میاں صاحب نے کن لوگوں کی طرف اشارہ کیا ہے“ باقی غیر مبایعین کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کا دعوےٰ تو کرتے ہیں۔ ہم منکرین مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہتر سمجھتے ہیں۔ اس لئے جو شخص کسی ایسے امر کو احمدیت میں داخل ہونے کی وجہ قرار دے۔ جس کا ماننا غیر مبایعین کے نزدیک ضروری نہیں اسے یہ کہنا کہ وہ ان میں شریک ہو جائے۔ نہ صرف جرم نہیں۔ بلکہ غیر مبایعین پر یہ ظاہر کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کے متعلق ان کے عقائد ایسے ہیں۔ جو بعض غیر احمدی بھی رکھتے ہیں۔ ایسے غیر احمدی جو ان میں شامل ہونے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔ بلکہ یہ دعوےٰ رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عقیدت میں وہ غیر مبایعین سے آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ یہی بات شیخ دوست محمد صاحب نے بیان کی۔ اور اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ غیر مبایعین بعض غیر احمدیوں سے بھی عقیدت مسیح موعودؑ کے بارے میں گرے ہوئے ہیں

”پیغام“ نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ منکرین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کافر کہنے کا عقیدہ ”احمدیت کی ترقی میں زبردست روک ہے“

لیکن یہ عجیب بات ہے۔ کہ جن کے آگے یہ روک حائل ہے۔ ان میں تو بکثرت لوگ شامل ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن جن کا راستہ بالکل صاف ہے۔ ان کی طرف کوئی رُخ بھی نہیں کرتا۔ کیا ”پیغام“ اس ترقی کا کوئی ثبوت پیش کر سکتا ہے۔

احمدیت کے متعلق مضمون

ویدوں کی تعداد کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا ایک مطالبہ

”براہین احمدیہ“ میں آریہ سماج پر اتمام حجت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ”براہین احمدیہ“ میں مخالفین اسلام کے عقائد کا زبردست دلائل کے ساتھ جس طرح ابطال فرمایا ہے۔ اس کی مثال صفحۂ عالم پر نہیں مل سکتی۔ آج اگر احسان فراموش مسلمان اس زمانہ کو بھول چکے ہوں۔ جبکہ کفر و شیطنت کی فوجیں اسلامی قلعہ پر حملہ آور تھیں۔ جبکہ مسلمان کہلانے والے اسلام کو چھوڑ کر دیگر مذاہب کی پناہ ڈھونڈ رہے تھے۔ لیکن وہ لوگ جنہیں اللہ تعالےٰ نے بینائی عطا فرمائی ہے۔ اور جن کے کانوں میں ابھی تک وہ آوازیں گونج رہی ہیں۔ کہ آج سے سو سال کے بعد روئے زمین پر ایک بھی مسلمان دکھائی نہیں دے گا۔ وہ اس حقیقت سے انکار نہیں کریں گے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے پہلے اسلام ایک مردہ کی طرح تھا۔ اور مسلمان ایک بے جان لاشہ کی مانند۔ کفر دروں پر تھا۔ دنیا اسلام پر ہنستی اور تمسخر اڑاتی ہوئی یہ خیال کرتی تھی۔ کہ اسلام ترقی کی راہ میں خطرناک روک ہے۔ مسلمان بھی یہی کہنے لگ گئے تھے۔ غرض ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

کا نظارہ تھا۔ ایسی حالت میں جبکہ قریب تھا۔ کہ اسلام دنیا سے معدوم ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنا اولوالعزم موعود اور اپنا مصلح اعظم اسلام کی حفاظت کے لئے بھیجا؛

آریہ مذہب کی تردید

آپ نے اللہ تعالےٰ کی تائید سے غیر مذاہب کا جس خوبی سے ابطال کیا ہے۔ اس کا قلیل سا نمونہ ذیل کی سطور میں صرف ایک محبت سے پیش کیا جاتا ہے۔ جو آریہ مذہب کی تردید میں آپ نے براہین احمدیہ میں پیش کی

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں

”اتھروَن وید کی نسبت تو اکثر پنڈتوں کا اسی پر اتفاق ہے کہ وہ ایک جعلی وید یا براہمن پستک ہے۔ جو پیچھے سے ویدوں کے ساتھ ملایا گیا ہے۔ اور یہ رائے سچی بھی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ رگوید میں جو سب ویدوں کا اصل الاصول اور سب سے معتبر خیال کیا جاتا ہے۔ صرف رگ اور یجر اور سام وید کا ذکر ہے۔ اور اتھروَن وید کا نام تک درج نہیں۔ اگر وہ وید ہوتا۔ تو اس کا بھی ضرور ذکر ہوتا۔ پھر یجر وید کے ۲۶ ادھیا میں بھی صاف لکھا ہے۔ کہ وید صرف تین ہی ہیں۔ اور ایسا ہی سام وید میں بھی ویدوں کا تین ہونا بیان کیا ہے۔ اور منوجی بھی اپنی پستک کے ساتویں ادھیا بیالیسویں اشلوک میں تین وید ہی تسلیم کرتے ہیں۔ اور جوگ بششٹ میں جو ہندوؤں میں بڑی متبرک کتاب شمار کی جاتی ہے۔ اور ان تعلیمات کا مجموعہ ہے جو خاص راجہ رام چندر جی کو ان کے بزرگ استاد نے دی تھیں۔ چاروں ویدوں کی نسبت ایسا صاف بیان کیا ہے۔ کہ بس فیصلہ ہی کر دیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ صرف اتھروَن وید کے وید ہونے میں بحث نہیں۔ بلکہ سارے ویدوں کا یہی حال ہے۔ اور کوئی ان میں سے ایسا نہیں۔ جو تغیر اور تبدل اور کمی اور بیشی سے خالی ہو“

(براہین احمدیہ جلد دوم حاشیہ صفحہ ۱۰۸)

پنڈت لیکھرام کا جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ویدوں کے متعلق یہ ایسا زبردست اعتراض ہے۔ کہ کسی آریہ سماجی کو آج تک ہمت نہیں ہوئی۔ کہ اس کا معقول جواب دے سکے۔ یہ نہیں۔ کہ آریوں نے کوشش نہیں کی کی۔ حتیٰ کہ پنڈت لیکھرام نے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے۔ مگر عہدہ برآ نہ ہو سکا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعتراض کا لاجواب ہونا ثابت ہو گیا۔

پنڈت لیکھرام نے ”تکذیب براہین احمدیہ“ میں لکھا۔

”اتھروَن وید جعلی نہیں ہے۔ مگر آپ جھوٹ بول کر جعلسازی کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ کوئی جاہل ہندو کسی طرح متشکی ہو جائے۔ اور صداقت سے ہاتھ اٹھائے۔ لیکن وہ زمانہ اب نہیں رہا۔ گھبرائیے نہیں۔ اور اس کے جواب میں فرقہ علویہ کے عقائد ملاحظہ فرمایئے۔ تاکہ آپ کی تسلی ہو جائے۔ یجر وید کے ۲۶ ادھیا کا نام بھی آپ نے جھوٹ موٹھ لکھ دیا۔ اور لکھتے ہوئے خدا کا خوف دل میں نہ آیا۔ کہ جھوٹ کی کیا سزا ہے۔ یجر وید کے ۲۶ ادھیا میں ۲۶ منتر ہیں۔ اور کسی میں ان سے ویدوں کی تعداد کا ذکر نہیں ہے۔ مرد خدا جھوٹ سے اجتناب کرو۔ خدا کو حشر کے روز کیا جواب دو گے۔ ہاں رگوید کے منڈل ۱۰ انواک ۷، سکت ۹۰ منتر ۹ میں چہار وید کا بیان ہے۔ مگر شرم چیزیست کہ نزد دروغگو نباید۔ آپ کو کسی لالچ نے دھوکا دیا۔ یا کہ ملہم غیب سے غلطی ہوئی۔ ورنہ آپ ایسے اندھے تو نہیں تھے۔ کہ خواہ مخواہ آب ندیدہ و موزہ کشیدہ کے مصداق بنتے۔ (اس کے آگے ایک منتر لکھ کر اس کا یوں ترجمہ کیا ہے۔) سرب بیاپک ست چت انند گیان سروپ پرمیشور سے (جو سب منشوں کے اپاسنا یوگ ہے) رگوید شام وید اتھر وید اور یجر وید پرکاشت ہوئے ہیں۔ اور یہ وید اینک ودیاؤں سے یکت ہیں۔ سب منشوں کو اچیت ہے کہ ویدوں کو گرہن کر کے اس کے مطابق عملدرآمد کریں۔ اور یہی بیان یجر وید کے ۳۱ ادھیا کے ساتویں منتر میں بھی ہے۔ ان ہر دو وید منتروں سے بخوبی واضح ہے۔ کہ وید چار ہیں۔ اور ابتدا سے آج تک برابر چاروں پرگٹ ہیں۔ کسی طرح کا اختلاف نہیں۔ شت پتھ براہمن میں بھی اس کی بابت صاف اندراج ہے جو کسی طرح کی تاویل کا محتاج نہیں“ (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۳۵۷)

جواب کی نامعقولیت

پنڈت لیکھرام صاحب کا یہ جواب حسب ذیل چار امور پر مشتمل ہے۔ اول دشنام طرازی اور بدزبانی۔ دوسرے یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یجر وید کے ۲۶ ادھیا کا حوالہ دیا ہے۔ وہ صحیح نہیں۔ تیسرے رگوید میں ایک منتر آتا ہے جس میں اتھروَ وید کا نام بتلایا گیا ہے۔ اور چہارم شت پتھ براہمن بھی یہی گواہی دیتا ہے۔ کہ وید چار ہیں۔

دشنام طرازی کا تو ہمارے پاس کوئی جواب نہیں۔ اور نہ ہی کوئی شریف انسان اس کا جواب دینا پسند کرے گا امر ثانی کے متعلق گزارش ہے۔ کہ کتابت کی معمولی غلطی پر اتنا شور مچانا۔ اور بازاری گالیوں پر اتر آنا صریح طور پر بے ہودگی ہے۔ خود پنڈت لیکھرام کی تحریروں میں بکثرت غلطیاں مل سکتی ہیں۔ اعتراض تب ہوتا۔ جب یجر وید میں ایسا حوالہ ہی نہ ہوتا۔ حالانکہ ۲۶ ادھیا کی بجائے ۳۶ ادھیا میں وہی عبارت موجود ہے۔ جس کا حوالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ میں دیا ہے۔ اور اس میں محض رگ یجر اور سام وید کا ذکر ہے اتھروَ وید کا قطعاً نہیں۔ تیسری بات جو بطور اصل الاصول حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کی تھی۔ اور جس کا پنڈت لیکھرام نے جواب بھی دینے کی خاص کوشش کی۔ یہ تھی۔ کہ اگر اتھروَ وید بھی وید ہوتا۔ تو اس کا ذکر رگوید میں ضرور ہوتا۔ جہاں دوسرے ویدوں کا ذکر ہے۔ مگر رگوید میں اس کا ذکر نہ ہونا صاف بتلاتا ہے۔ کہ یہ جعلی اور بعد کی تصنیف ہے۔ پنڈت لیکھرام نے اس کے جواب میں رگوید منڈل ۱۰ انواک ۷ سکت ۹۰ منتر ۹ کا حوالہ پیش کیا ہے۔ اور معنے یہ کئے ہیں۔ کہ ”پرمیشور سے رگوید شام وید اتھروید اور یجر وید ظاہر ہوئے“ لیکن ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ منتر جس کا پنڈت لیکھرام صاحب نے یہ ترجمہ کیا۔ اس میں اتھروَ وید کا کہیں نام تک نہیں

اس منتر میں ایک لفظ "چھندانسی" ہے جس کے معنی اتھروید کے لئے گئے ہیں۔ حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔ جب اس منتر میں رگوید یجر اور سام وید کا نام لیا گیا۔ ان کے لئے کوئی اور الفاظ استعمال نہ کئے گئے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اتھروید کا کسی اور نام سے ذکر کیا گیا۔ اتھروید کا نام نہ لینا۔ اور صرف چھندانسی کہنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس سے مراد کچھ اور ہے۔ اور وہ یہ کہ اس سے علم عروض مراد ہے۔

پنڈت لیکھرام کے پیش کردہ منتر کا مطلب

اس منتر کا لفظی ترجمہ بالفاظ لالہ نہال سنگھ کرنالوی مترجم رگ آدی بھاش بھومکا یہ ہے۔ کہ

"اس سروہت یگیہ (ایشور) سے رگ اور سام پیدا ہوئے اس (ایشور) سے چھند پیدا ہوئے۔ یجر بھی اس سے ظاہر ہوا۔"

(یجر وید ۳۱/۷)

اسی طرح پنڈت رام اچارام صاحب پروفیسر ڈی۔ اے وی کالج بھی اپنی کتاب ویداپدیش جلد ۱ صفحہ ۸۲ پر اس کا یہ ترجمہ کرتے ہیں۔ کہ

"اس سروہت یگیہ سے رچائیں (رگ وید) (اور) سام پیدا ہوتے۔ چھند پیدا ہوئے۔ اس سے یجر پیدا ہوا"

پھر یہی منتر اتھروید کانڈ ۱۹ سوکت ۶ منتر ۱۳ میں بھی آیا ہے۔ اور وہاں بھی اس کے یہی معنے ہیں۔ اب دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ جب رگوید میں جو سب سے زیادہ معتبر خیال کیا جاتا ہے۔ رگ یجر اور سام وید کے ذکر کے ساتھ جو چھند ہے۔ وہ کیا چیز ہے۔ دراصل چھند علم عروض کے بحر اور قواعد کو کہا جاتا ہے۔ اور اس لحاظ اس منتر میں چھند آنے کے معنے یہ ہیں۔ کہ ویدوں میں جو نظم کا حصہ ہے۔ وہ بھی اسی کا بنایا ہوا ہے۔ جس نے رگ یجر اور سام وید بنائے۔ غرض اس منتر سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبردست دلیل پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔

پنڈت لیکھرام کا دوسرا حوالہ

پنڈت لیکھرام نے جواب دینے کو تو دے دیا۔ مگر اسے خود بھی اچھی طرح معلوم تھا۔ کہ اس کا جواب کتنا وزنی ہے۔ اس لئے اپنی دوسری کتاب "خبط احمدیہ" میں پھر اس نے جواب دینے کی کوشش کی۔ اور ایک اور حوالہ پیش کرتے ہوئے لکھا۔

"اس جگہ ہم ایک اور منتر یجر وید کا درج کرنا مناسب سمجھتے ہیں"

اس کے بعد یجر وید ادھیائے ۱۹ منتر ۵۰ کا ترجمہ یوں کیا

"جو برہمانڈ (تمام جگت) کی زمین وغیرہ حصوں کے ودیاؤں کے جاننے والے اور ودیا کو پڑھ کر ان سے ایک پرکار کے نئے نئے فائدہ حاصل کرنے والے پرداد پکاری اتھرون وید کے عالم گیان دان۔ اپاسنا میں شانت چیت یگیہ کرنے والے پِتر بزرگ ہوں۔ ان ہی سے سیکھ اور لوگ بھی کلیان کو پراپت ہوں۔ کیونکہ بغیر ودیا اور شانت چیت اور ست اپدیش کی کلیان نہیں ملتی (۲۸)"

پنڈت دیانند کے ترجمہ سے زبردست اختلاف

پنڈت لیکھرام نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطالبہ سے عہدہ برآ ہونے کے لئے یہ منتر تو پیش کر دیا۔ اور یہ خیال کرتے ہوئے کہ اس مردہ زبان کو کون سمجھ سکتا ہے۔ جو ان کے ٹیڑھے ترجمہ پر گرفت کر سکے۔ اس لئے اتھرون وید کے الفاظ اپنی طرف سے بڑھا دیئے۔ مگر اتنا بھی خیال نہ آیا۔ کہ اس منتر کا جو ترجمہ دیانند جی بانی آریہ سماج نے کیا ہے۔ اسے دیکھ لیا جاتا۔ وہ ترجمہ اب ہم پیش کرتے ہیں

پنڈت دیانند تفسیر یجر وید جلد اول صفحہ ۷ پر اسی منتر کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں۔ "ہے منشو جو (نہ) ہمارے (انگرسا) سب ودیاؤں کے سدھانتوں کو جاننے والے انسان جو (نہ) ہمارے (انگرسا) تمام علوم کے اصولوں کے واقف کار اور جدید علوم و فنون کی نشرو اشاعت کرنے والے (اتھروانا) بے عزر (بھرگوا) مستند علوم سے متصف دیا علوم میں ماہر اور پختہ) (سومیاسا) سامان راحت حاصل کرنے کے لائق (پترا) باپ وغیرہ عالم آدمی ہیں۔ ان (یگیانام) بہتر ین کاروبار کرنے والوں کی (سومتو) مستند پرجا (پیاری رعایا یا اطاعت گزار) (بھدرے) اور نفع رساں (سومن سو) حاصل ہوئے۔ عمدہ بودھ (واقفیت) میں ہم لوگ مشغول ہوں۔ ویسے ہی تم لوگ بھی ہوؤ"

پنڈت دیانند صاحب نے اپنے ترجمہ میں صاف طور پر "اتھروانا" کا ترجمہ بے عزر کیا ہے۔ مگر پنڈت لیکھرام نے اسے اتھرون وید بنا دیا۔ پنڈت دیانند صاحب کے ترجمہ کی مزید تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے۔ کہ یہی منتر رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۴ میں آیا ہے۔ جسے اچاریہ ستی جی نے اپنی تصنیف نرکت کے ادھیائے ۱۱ کھنڈ ۱۹ میں نقل کر کے ترجمہ یوں کیا ہے۔

"جو ہمارے بزرگ انگرس ہیں۔ نئی چالوں والے اور بہترا تھروا اور بھرگو ہیں۔ سوم رس تیار کرنے والے ان یگیوں کے لائق وہ بزرگ اللم کی شبہ تھی۔ (عقلمندی و خردمندی) میں ہم ہوں (ان کی عقلمندی وغیرہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور نفع رساں سوفیہ میں ہوں"

اگر یجر وید کے اس منتر میں اتھروید کا ذکر ہوتا۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ پنڈت دیانند اور اچاریہ اپنے تراجم میں اس کا ذکر نہ کرتے ان کا ذکر نہ کرنا بتلاتا ہے کہ اس منتر میں کہیں اتھروید کا ذکر نہیں

ایک اور شہادت

یہی منتر اتھروید کانڈ ۱۸ سوکت ۱ منتر ۵۸ میں بھی آیا ہے اور اس کا ترجمہ ایک اور عالم کھیم کرن جی نے ایسا کیا ہے جس میں اتھروید کا ذکر تک نہیں کیا۔ وہ یوں ترجمہ کرتے ہیں:۔

"ہمارے بہت بڑے عالم بزرگ قابل تعریف اسوہ (نمونہ) والے (اور نئے نئے علوم و فنون حاصل کرنے والے) (اتھروانا) پرسکینت طبیعت والے" (بھاش کھیم کرن جی جلد ۱۸ صفحہ ۳۳۶۴)

غرض یہ امر ثابت شدہ ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام نے اس منتر کا غلط ترجمہ کیا۔ اور محض "اتھروانو" کا لفظ دیکھ کر خوش ہو گئے۔ اور خیال کر لیا۔ کہ اس سے مراد اتھروید ہے۔ حالانکہ مختلف مصنفین نے ان معنوں کو صحیح قرار نہیں دیا۔

اتھروانا سے مراد اتھروید نہیں

یہ لفظ جس سے پنڈت صاحب نے دھوکا کھایا۔ چاروں ویدوں میں مختلف مقامات پر مختلف صورتوں میں آیا ہے۔ اور کسی جگہ بھی اس سے مراد اتھروید نہیں ہے۔ بلکہ پنڈت دیانند صاحب نے اپنی تفسیر میں اتھرون کے معنی محافظ عالم اتھروانا کے معنی بے فکر اتھروا کے معنے قابل تعریف وغیرہ کئے ہیں۔ اور بعض جگہ اتھرونی اور بعض جگہ اتھرودت وغیرہ کے جو الفاظ آئے ہیں۔ ان کے بھی ہر جگہ مختلف معنی ہیں۔ غرض یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ویدوں کی تعداد کے متعلق جو سوال کیا۔ وہ نہایت ہی زبردست ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا اٹل بیان صداقت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مطالبہ کے جواب میں آریہ سماجی خواہ لاکھ جدوجہد کریں۔ ناممکن ہے۔ کہ وہ جری اللہ فی حلل الانبیاء کے اس اٹل مطالبہ کو پورا کر سکیں۔

ٹیچنگز آف اسلام پر معاصر ایسٹرن ٹائمز کا تبصرہ

مکرم محترم جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآرا کتاب ٹیچنگز آف اسلام کا ایک سستا ایڈیشن جو تبلیغ احمدیت کی غرض سے شائع کیا ہے اس کا ذکر کرتا ہوا انگریزی روزنامہ ایسٹرن ٹائمز ۱۰ جون لکھتا ہے۔ یہ اس اردو مضمون کا انگریزی ترجمہ ہے۔ جسے ۱۸۹۶ء کی کانفرنس مذاہب میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے پڑھا گیا تھا۔ حسب ذیل پانچ سوال پر اسلام کے نقطۂ نگاہ سے اس میں بحث کی گئی ہے۔ (۱) انسان کی روحانی اخلاقی اور جسمانی حالت (۲) حیات بعد الموت (۳) انسانی زندگی کا مقصد حقیقی اور اس کے حصول کے ذرائع (۴) انسان کی دنیوی و اخروی زندگی پر اعمال کا اثر (۵) روحانی علوم کے سرچشمے مقدمہ میں بیان کردہ چند امور کے سوا اس کتاب میں کوئی ایسی بات نہیں۔ جس کے ساتھ ہر ایک عام مسلمان کو کلی اتفاق نہ ہو۔ کیونکہ انکی بنیاد قرآن پاک پر ہے۔ مضمون باوجود فلسفیانہ ہونے کے عام فہم ہے۔ اور نہایت ہی سادہ طریق پر اسلام کی تعلیم پیش کی گئی ہے۔ اسکا مطالعہ مسلم و غیر مسلم دونوں کے لئے مفید ہو سکتا ہے

تمدن اسلام

اسلام کے تمدنی اصول کی خلاف ورزی کے نتائج

کامل مذہب کی خصوصیت

اسلام کی بے شمار خوبیوں اور فضائل میں سے ایک بہت بڑی خوبی اور فضیلت یہ ہے۔ کہ دیگر مذاہب کی طرح اس نے اپنی راہ نمائی اور ہدایت کو روحانیت تک ہی محدود نہیں رکھا۔ بلکہ مدنیت کے لئے بھی ایسے بیش قیمت اصول وضع کئے ہیں۔ جن پر عمل کرتے ہوئے ایک انسان کی دنیوی زندگی نہایت ہی اطمینان اور سکون کے ساتھ بسر ہو سکتی ہے۔ اور یہ ضروری بھی تھا۔ کیونکہ جب تک انسان کو تمدنی و معاشرتی طور پر اطمینان قلب اور سکون خاطر حاصل نہ ہو۔ وہ یکسوئی اور پوری توجہ کے ساتھ روحانیت میں ترقی نہیں کر سکتا۔ اور جو مذہب اس پہلو سے نامکمل ہو۔ ماننا پڑے گا۔ کہ وہ کامل مذہب نہیں۔ اور اسکی پیروی انسان کو روحانی کمالات تک نہیں پہنچا سکتی ؛

عورت و مرد کا جداگانہ دائرہ عمل

خانگی آرام و آرائش اور گھریلو زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے اسلام نے عورت و مرد کے حلقہ ہائے کار کی تعیین کر دی ہے۔ اور دونوں کے واسطے جداگانہ میدان تجویز کر کے اس بات کی سخت ممانعت کر دی ہے۔ کہ ان حدود کو توڑا جائے۔ بے شک آج ہندوستان کے مغرب زدہ نوجوان اور دلدادگان یورپ کی رگ حریت پر عورتوں کی بے محابا آزادی پر اسلام کی عائد کردہ قیود اور پابندیاں گراں گزر رہی ہیں۔ اور وہ انہیں زمانہ جاہلیت کے اثرات قرار دیکر ان سے مخلصی و معراج تہذیب یقین کئے ہوئے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ان پابندیوں سے روگردانی اور انحراف یقینی طور پر خانگی زندگی کی تلخ کامیوں اور ناخوشگواریوں کا خوفناک مرقع ثابت ہو رہا ہے۔

تحریک حقوق نسواں

عورتوں کی حقوق طلبی کی جدوجہد کے نتیجہ میں بے شک مغرب کی عورتیں قریباً ہر میدان میں مردوں کے ہم دوش نظر آتی ہیں۔ انہیں پارلیمنٹ کی ممبریاں اعلےٰ سرکاری عہدے اور تجارتی میدانوں میں دخل حاصل ہو چکا ہے۔ وہ جسمانی طاقت اور قوت کے مقابلوں میں بھی مردوں کے دوش بدوش کھڑی نظر آتی ہیں۔ اور ہر شعبہ زندگی میں مردوں کا مقابلہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ آخر ان باتوں کا نتیجہ کیا ہے مقصد کیا ہے۔

عورت کی خلقت کا مقصد

ہر مذہب اور ہر سوسائٹی اس خیال پر متفق ہے۔ کہ عورت کی تخلیق کا مقصد مرد کے لئے بہترین رفیقہ حیات بننا۔ اور اپنے کو اچھی ماں اچھی بیٹی اور اچھی بیوی ثابت کرنا ہے۔ اگر عورت کی پیدائش بھی مردانگی اور قوت و طاقت کے مظاہرہ کے لئے ہی ہوتی۔ تو اس کی بناوٹ میں ایک خاص قسم کی دلکشی جاذبیت اور نزاکت و ضعف ودیعت کرنا ایک فعل عبث ٹھہرتا ہے۔ عورت کی ان خصوصیات سے ثابت ہے۔ کہ اس کا دائرہ عمل اور حلقہ کار مرد سے بالکل جداگانہ اور علیحدہ ہے ؛

خوفناک تحریکات

پس مغربی عورتوں کی آزادی اور حقوق طلبی میں کامیابی اگر تو ان کو مقصد تخلیق کے قریب کر رہی ہے۔ تو بے شک یہ ایک مبارک اور مفید تحریک ہے۔ اور ہندوستان میں بھی اس کا اجراء برکات کا موجب ہو گا۔ لیکن جب حالت نہیں۔ اور یورپ کی اہلی زندگی اس کے طفیل تلخ سے تلخ تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ خانگی خوشگواریاں اور راحتیں مفقود ہو رہی ہیں۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ ایسی تحریکات خواہ بظاہر کیسی ہی خوش آیند اور خوش نما کیوں نہ ہوں۔ حقیقتاً وہ ایک خوفناک لعنت ہیں۔ اور ملک کے حقیقی بہی خواہ اور ہمدرد وہی لوگ ہو سکتے ہیں۔ جو ایسی وباؤں کو پھیلنے سے روکیں۔

کثرت طلاق

یورپین عورتوں کی آزادی کے بعض خوفناک نتائج کا ذکر وقتاً فوقتاً انہی کالموں میں کیا جا چکا ہے۔ شادی و بیاہ کا حقیقی مفہوم ان کی نظروں سے بالکل اوجھل ہو گیا ہے طلاق کی اس قدر گرم بازاری ہے۔ کہ الامان والحفیظ ذرا ذرا سی بات پر طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اور شاذ ہی کوئی خوش نصیب جوڑا ایسا ہو۔ جو چند سال یا چند ماہ اطمینان قلب کے ساتھ باہم زندگی بسر کر سکے۔ ورنہ انگریزی اخبارات میں ایسے واقعات بھی شائع ہوتے رہتے ہیں۔ کہ نکاح کی رسم کی ادائگی کے بعد گرجا سے نکلتے ہی گھر کو جانے کے لئے رستہ کے اختیار کرنے پر اختلاف رائے علیحدگی کا باعث ہو گیا۔ یہ مرض اس قدر شدت اختیار کر چکا ہے۔ کہ بعض ممالک کے مدبر اس کے انسداد کے لئے مختلف ذرائع اختیار کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض جگہ تو ایسے جوڑوں کے لئے بیش بہا انعامات کا اعلان کیا جاتا ہے۔ جو ایک سال تک باہم بغیر کسی جھگڑے اور فساد کے زندگی بسر کر سکیں مگر ایسے انعامات حاصل کرنے والوں کی تعداد بہت محدود ہوتی ہے ؛

دیوثانہ سمجھوتے

پھر وہاں کے جن خاندانوں یا سوسائٹیوں میں طلاق کو ایک معیوب فعل سمجھا جاتا ہے۔ اور لوگ اسے اپنے اور اپنے خاندان کے لئے باعث ہتک اور ننگ و عار سمجھتے ہیں۔ ان کے لئے تو بے حد مشکلات کا سامنا ہے۔ اور ان کے ازالہ کے لئے نہایت معیوب طریق اختیار کئے جاتے ہیں۔ مثلاً باہم سمجھوتہ کر لیا جاتا ہے۔ کہ خاوند اپنے پسندیدہ رستے پر گامزن رہے۔ اور بیوی اپنی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرے۔ اور اس طرح میاں کو بیوی کے مشاغل اور دلچسپیوں میں مداخلت کا حق نہیں ہوتا اور بیوی کو میاں کی مصروفیتوں پر حرف گیری کی اجازت نہیں ہوتی ان کا باہم اس سے زیادہ تعلق نہیں ہوتا۔ کہ وہ قانون اور پبلک کی نظر میں میاں بیوی ہوتے ہیں۔ ورنہ دونوں کی دلچسپیاں ایک دوسرے سے نہیں۔ بلکہ غیروں سے وابستہ ہوتی ہیں۔ یہ اعلےٰ طبقہ کے لوگوں کی حالت ہے

شادی سے تنفر

باقی رہے عوام سو وہ خانگی زندگی میں اس قدر انتشار۔ پریشانی۔ اضطراب اور فقدان سکون و اطمینان کو دیکھتے ہوئے سرے سے شادی سے ہی متنفر ہو رہے ہیں جسکا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ طبعی میلانات اور فطری تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے بدکاری اور فواحش بدترین صورت اختیار کر رہے ہیں۔

اولاد پیدا کرنے سے گریز

پھر جو لوگ شادی کر بھی لیتے ہیں۔ وہ حتیٰ الوسع اولاد کی پیدائش سے گریز کرتے ہیں۔ بے شک ان باتوں میں عیاشی اور تن آسانیوں کا بھی دخل ہے لیکن ایک وجہ یہ بھی ضرور ہے۔ کہ چونکہ فریقین ایک دوسرے کی وفاداری پر اعتماد نہیں کر سکتے۔ اور عام طور پر یہ اطمینان نہیں ہوتا۔ کہ چند سال تک وہ اکٹھے رہ سکیں گے۔ ہر وقت علیحدگی اور جدائی کے امکانات پیش نظر رہتے ہیں۔ اس لئے اولاد پیدا کرنے کی دونوں میں سے کسی کو دلی خواہش نہیں ہوتی۔ جو طلاق کی صورت میں پریشانیوں میں اضافہ کا موجب ہو سکتی ہے

اسلامی اصول اور تہذیب مغرب

یہ ہے اس تہذیب و ترقی اور آزادی و حریت کے معراج کا مجمل سا خاکہ۔ جس پر ہندوستان کے بعض تعلیم یافتہ شیدا ہو رہے ہیں اور جسے اپنے ملک میں نافذ کرنے کیلئے بیقرار نظر آتے ہیں۔ اسلامی تہذیب ہمیں اجازت نہیں دیتی۔ ورنہ ہم دکھا سکتے ہیں۔ کہ وہ چیز جسے معراج تہذیب و تمدن سمجھا جا رہا ہے۔ حقیقت میں وحشت اور جہالت کا مرقع ہے۔ اور اس کا ظاہر اگرچہ کتنا ہی خوش نما کیوں نہ ہو اندرونی تصویر نہایت ہی گھناؤنی اور نفرت انگیز ہے۔ تاہم جس قدر بھی بیان کیا جا چکا ہے۔ وہ اس بات کا اندازہ لگانے کے لئے بہت کافی ہے۔ کہ خوشگوار اور راحت و آرام سے پُر متاہل زندگی تقلید یورپ سے

نظارتوں کے اعلانات

انتظام جلسہ سالانہ کے متعلق اعلان

ہمارے سالانہ جلسہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہر سال پہلے سال کی نسبت زیادہ اجتماع ہوتا ہے۔ اور پہلے سال کی نسبت ہر سال مہمان کثرت سے تشریف لاتے ہیں کارکنان جلسہ سالانہ اگرچہ اپنی ہمت اور بساط۔ اور سامان کے مطابق پورا انتظام کرتے ہیں۔ تاہم ہوسکتا ہے۔ ہمارے انتظام میں کسی نہ کسی وجہ سے کوئی نقص اور کوئی خامی باقی رہ جائے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی دوست کے خیال میں انتظام جلسہ میں کسی مزید ترقی۔ اور بہتری کی گنجائش ہو۔ تو وہ مہربانی فرماکر جلد اپنی آراء اور تجاویز نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ تاکہ ہم اپنے انتظام پر مزید غور کرسکیں۔ آراء اور تجاویز ارسال فرماتے وقت احباب کو یہ بات ملحوظ رکھنی چاہیئے۔ کہ اگر انہیں ہمارے انتظام پر یا کارکنوں پر کوئی اعتراض یا شکایت ہو تو بے شک اسے بھی پیش فرمائیں لیکن ساتھ ہی اصلاحی تدابیر و تجاویز بھی پیش کرنی چاہئیں۔ کیونکہ اصل غرض ہماری غلطیوں۔ اور خامیوں کی اصلاح کرنا ہے۔ مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جائے۔

۱۔ جلسہ گاہ کی عمارت و انتظام کے متعلق۔ (۲) پروگرام تقاریر جلسہ کے متعلق (۳) کھانے اور مکانات کے متعلق (۴) استقبال اور مہمان نوازوں کے رویہ کے متعلق (۵) میڈیکل ایڈ۔ یعنی طبی امداد کے متعلق۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

اعلان قابل توجہ موصیان حصہ آمد

شروع مئی ۱۹۳۳ء کو آپ صاحبان کو توجہ دلائی گئی تھی کہ آخر اپریل ۱۹۳۳ء تک حصہ آمد کا بقایا آخر مئی ۱۹۳۳ء تک ادا کردیں۔ ورنہ بقایا داروں کی فہرست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جائیگی۔ اب ماہ مئی سارا گذر گیا ہے۔ مگر ابھی تک اکثر موصیان نے حصہ آمد کا بقایا ادا نہیں کیا۔ بعض موصیان نے حصہ آمد کا بقایا آخیر اپریل تک پورا ادا کردیا ہے۔ کل موصیان حصہ آمد کے بقایاجات نکالے جاچکے ہیں۔ مگر ابھی تک بقایاداروں کی فہرست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے نہیں بھیجی گئی۔ دو ہفتہ مہلت دی جاتی ہے جن موصیان نے بقایا ادا نہیں کیا۔ وہ ۱۵ جولائی تک کل بقایا آخیر اپریل تک کا داخل خزانہ

کرادیں۔ جو دوست اس اعلان کو پڑھیں۔ ان کا فرض ہوگا کہ تمام موصیان تک پہنچا دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقریر جو مجلس مشاورت کے موقعہ پر ہوئی۔ وہ بذریعہ ناظر صاحب بیت المال آپ تک پہنچ چکی ہے۔ میرا سابقہ اعلان بھی آپ نے پڑھ لیا ہے۔ مزید توجہ کے لئے دوبارہ اعلان شائع کیا جاتا ہے۔

سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی۔ قادیان

اخلاص کے اعلیٰ نمونے
دوسروں کو مخلص بنانے کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے

محض اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کی آواز پر سب سے پہلے لبیک کہیں۔ بعض دوست چندہ خاص کیلئے پہلے سے تیار رہتے ہیں۔ چنانچہ ایک صاحب نے اپنی تنخواہ کا حساب کرکے پہلے ناظر بیت المال کو پہلے ہی بھیج دئے تاکہ جب تحریک چندہ خاص ہو۔ تو اس وقت سب سے پہلے ان کی طرف سے اعلان کیا جائے۔ اور اس سے پہلے ان کے نام کا اعلان نہ کیا جائے۔ اسی طرح سرگودہا سے مولوی محمد عبداللہ صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جب انہوں نے سلسلہ کی مالی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی اس تجویز کا اظہار کیا۔ جس کا حضور نے ملازمین پر ۱۰٪ فیصدی چندہ خاص لگانے کے متعلق ایک مجلس میں ذکر فرمایا تھا۔ تو چوہدری علی احمد صاحب اجیری منشی ضلعداری بکھووالہ نے اسی وقت اپنی تنخواہ میں سے ستر فیصدی کے حساب مبلغ ۲۲/۱۴/- (باوجود اس کے۔ کہ ابھی چندہ خاص کی کوئی تحریک نہیں ہوئی۔) مولوی محمد عبداللہ صاحب کے حوالہ کردئے۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

اسی طرح کئی اور دوستوں کے خط آرہے ہیں۔ کہ چندہ خاص کی تحریک اب تک کیوں نہیں ہوئی۔ غرض ایک جوش ہے جو دوستوں کے دلوں میں پایا جاتا ہے۔ ایسے ہی احباب کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ۹ جون ۱۹۳۳ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

"ہر مالی تحریک کے موقع پر میں نے دیکھا ہے۔ کہ مخلص جو پہلے ہی بوجھ سے دبے ہوئے ہوتے ہیں۔ آگے نکل آتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ ہم ۱/۸ کے بجائے ۱/۴ دینگے اور ۱/۴ کے بجائے ۱/۳ اور ۱/۳ کے بجائے ۱/۲ دینگے۔ تب میں سوچتا ہوں کہ دیکھو جن کے متعلق میں چاہتا ہوں کہ ان کو بوجھ سے نکالو وہ تو بوجہ اخلاص کے موجودہ دقتوں اور مالی مشکلات کے باوجود ہر آواز پر لبیک کہتے ہیں"۔

احباب اس مخلص بھائی کے لئے جس نے اپنا نام بتانے کی اجازت نہ دیتے ہوئے مہینوں پہلے چندہ خاص کی تحریک کے لئے ایک رقم دیدی۔ اسی طرح چوہدری علی احمد صاحب کے لئے بھی خاص طور پر دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت سلسلہ کے جوش کو قبول فرمائے۔ اور دوسروں کے لئے انہیں مثال بنائے۔

جماعت میں مخلصین کی کمی نہیں ہے

حقیقت یہ ہے کہ جماعت میں مخلصین کی کمی نہیں ہے۔ ہاں اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ مخلص دوست دوسروں کو اسی جوش کے ساتھ تحریک کریں۔ جو کہ اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ اور اپنے بھائیوں میں بھی ایسا ہی اخلاص پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ پس میں ایسے دوستوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ جس طرح وہ مالی قربانی کے لئے خود ہر وقت کمربستہ رہتے ہیں۔ اسی طرح جماعت کے کمزور لوگوں میں بھی بیداری کی روح پیدا کرکے ان میں بھی خدمت سلسلہ کا ولولہ پیدا کردیں تاوہ بھی خدا تعالیٰ کے خاص انعامات کے وارث ہوں۔ اور دین کی اصل غرض ان پر ظاہر ہو۔ جس سے ہر قربانی آسان ہوجاتی ہے۔

غرض جماعت کے ایسے دوست جو چندہ کی اہمیت سے واقف نہ ہونے کے سبب چندہ دینے میں کمزور ہیں یا باشرح چندہ نہیں دیتے یا بقایا دار ہیں۔ ان سے چندہ اور بقایا وغیرہ کی وصولی کے لئے پوری جدوجہد کی جائے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

الحاق

جماعت احمدیہ چک نمبر ۳۰ ضلع منٹگمری نے اپنے اجلاس عام میں مشورہ کے بعد درخواست کی ہے۔ کہ اس جماعت کا الحاق جماعت احمدیہ منٹگمری سے کردیا جائے۔ لہذا جماعت کی حسب خواہش یہ درخواست منظور کی جاتی ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

بہت جلد پتے درست کرائے جائیں

عہدہ داران مال۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کے پتوں کی نئی چٹیں بیت المال چھپوا رہا ہے۔ اس لئے عہدہ داران مال۔ اپنے اور اپنی جماعت کے امراء۔ و پریذیڈنٹ صاحبان کے صحیح پتہ لکھ کر بھیج دیں۔ تا صحت کے ساتھ چٹیں چھپوائی جاسکیں۔ اگر اب صحیح پتہ

جناب برکت علی صاحب مرحوم و مغفور

میرے والد ماجد برکت علی صاحب مرحوم راہوں ضلع جالندھر کے رہنے والے تھے۔ آپ نے غالباً ۱۸۹۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی۔ جس سے قبل آپ اہلحدیث اور صوم و صلوٰۃ کے پوری طرح پابند تھے۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ دعوے سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرزا سلطان احمد صاحب کو بیاہنے کے لئے آئمہ ضلع ہوشیارپور میں تشریف لائے۔ لڑکی والوں کی طرف سے چند ایک خلاف شریعت امور پر اصرار ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ بیاہ تو خدا کو خوش کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اگر ہم خلاف شریعت امور اختیار کر کے خدا کو ناراض کر دیں تو ایسے نکاح کا فائدہ ہی کیا؟ فرماتے تھے۔ جب میں گڑھ شنکر میں رہتا تھا۔ تو حضرت صاحب کے اشتہارات آیا کرتے تھے۔ میں اور چوہدری امیر بخش صاحب مرحوم ایک دوسرے سے کہا کرتے تھے۔ کہ نشانات تو پورے ہو گئے ہیں۔ یہ شخص سچا ہی ہوگا۔ پھر وہاں سلسلۂ ملازمت میں ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب مرحوم آف گڈیانی تشریف لائے۔ اور ان کی تحریک پر ہم دونوں قادیان گئے یکہ سے اترتے ہی سامنے دروازہ سے داخل ہوئے۔ وہاں مرزا نظام الدین صاحب حقہ پی رہے تھے۔ کسی نے کہا مرزا صاحب یہی ہیں۔ چوہدری صاحب نے کہا۔ چلو ان کے پاس چلیں۔ میں نے کہا۔ جو مسیح موعود ہونے کا مدعی ہو۔ اس کی حالت ایسی ہو سکتی ہے؟ چوہدری صاحب کے پوچھنے پر مرزا صاحب نے کہا۔ اچھا آپ مرزا غلام احمد سے ملنا چاہتے ہیں۔ وہ تو اس کمرہ میں (گول کمرہ کی طرف اشارہ کر کے) قید ہے۔ اس کو باہر نکلنے کا حکم نہیں۔ وہ شام کو باہر نکلتا ہے۔ اور حافظ حامد علی صاحب مرحوم کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ وہ اس کا پہرہ دار بیٹھا ہے۔ پھر ہم دونوں نے حضرت صاحب کی بیعت کی۔

دینی تعلیم کے شوق کی وجہ سے والد صاحب نے ایک حافظ صاحب کو اپنے ہاں رکھ کر تمام بچوں کو قرآن شریف پڑھوایا۔ آپ اپنے والد کے اکلوتے بیٹے تھے۔ اور یتیمی کی حالت میں خالہ کے ہاں پرورش پائی تھی۔ آپ کے بیٹے بچیاں اور بہوئیں ۱۷ نفوس پر مشتمل ہیں۔ اور تمام خدا کے فضل سے احمدی ہیں۔ بڑھاپے کی عمر سے قبل آپ باقاعدہ تہجد پڑھتے۔ اور قرآن شریف کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ آپ نے ۲۰ مئی کو صبح ۷ بجے تقریباً ۹۰ برس کی عمر میں چک 95/6.R ضلع منٹگمری میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تدفین سے قبل ہم نے متفقہ طور پر خاندانی حالات کی سر انجام دہی اور اتفاق کے برقرار رکھنے کے لئے اخویم جان محمد صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس کو

دریا خان کے ہندو و مسلم معززین کا بیان

ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کے متعلق

۱۰ جون کے اخبار تاجر لائل پور میں چند سطور ڈاکٹر بشیر احمد صاحب دریا خان کے خلاف پڑھ کر نہایت رنج و افسوس ہوا بعض لوگوں کا وطیرہ ہے۔ کہ نہایت شریف اور بھلے مانس آدمیوں کو بھی دکھ دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اور اپنی عادت سے مجبور ہوتے ہیں۔ گو ڈاکٹر صاحب سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن بے بنیاد شکایت کرنے والوں نے چونکہ معززین کی آڑ میں ایک شریف آدمی کو ناحق بدنام کرنا چاہا ہے۔ اور یہ الفاظ لکھ کر کہ معززین شہر دریا خان ڈاکٹر صاحب کے برخلاف سنگین الزام لگاتے ہیں۔ غلط بیانی کی گئی ہے۔ ضروری سمجھا گیا۔ کہ معززین اس بے اصل الزام کی تردید کریں۔ اور ان خدمات کا اعتراف کریں۔ جو ڈاکٹر صاحب موصوف عرصہ چھ سال سے ہر ایک امیر و غریب پر بلا تفریق مذہب و ملت کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب عرصہ چھ سال سے نہایت عمدگی اور ہر دلعزیزی سے کام کرتے چلے آ رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہسپتال دریا خان میں روز بروز مریضوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب دریا خان شہر کے کسی مریض سے فیس نہیں لیتے۔ اور ہر ایک امیر و غریب کا علاج گھر جانے کی حالت میں بھی مفت کرتے ہیں۔ آج تک دریا خان کے کسی باشندہ کو ان کے خلاف کوئی شکائت پیدا نہیں ہوئی۔

پس ہم لوگ اپنے ذاتی تجربہ سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر صاحب نیکدل شریف انسان ہیں۔ اور پبلک کے ساتھ ان کا نہایت اچھا سلوک ہے۔

ہندو و مسلم ساکنان شہر دریا خان تحصیل بھکر

(نیچے بہت سے ہندو مسلمان معززین کے دستخط ہیں)

انجمن اسلامیہ کوٹلی کی اہم قرار داد

سابق صدر کشمیر کمیٹی کے احسانات کا اعتراف

انجمن اسلامیہ کوٹلی ضلع میرپور نے اپنے ایک حال کے جنرل اجلاس میں جو زیر صدارت مستری محمد عالم صاحب پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ منعقد ہوا۔ حسب ذیل قرار دادیں اتفاق رائے سے منظور کیں:-

(۱) باتفاق پاس ہوا۔ کہ سابق صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے سخت نازک حالات میں جو بقدر ہماری امداد فرمائی ہے۔ وہ بلا کسی مذہبی اور دنیاوی غرض کے فرمائی ہے۔ جس کا شکریہ ادا کرنا مسلمانان تحصیل کوٹلی اپنا اخلاقی فرض سمجھتے ہیں۔

(۲) باتفاق پاس ہوا۔ کہ ہم مسلمانان کوٹلی ضلع میرپور بذریعہ انجمن اسلامیہ کوٹلی سابق صدر محترم جناب مرزا محمود احمد صاحب کی بے لوث خدمات کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جناب نے جس اعلیٰ تدبیر اور حسن اخلاق سے ہماری بے کسی کی حالت میں امداد فرمائی۔ اس کے شکریہ کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں۔ ہماری گردنیں ہمیشہ آپ کے احسانات کے بار سے جھکی رہیں گی۔

(۳) ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ کشمیر کمیٹی کے کسی وکیل نے تحصیل کوٹلی کے مقدمات کی پیروی کرتے ہوئے کسی فرقہ بندی یا دنیاوی منفعت کو ہرگز ملحوظ نہیں رکھا۔ بلکہ للہ خدمت کی۔ جس کا اجر ان کو خدا ہی دے سکتا ہے۔ جن اشخاص نے سابق صدر محترم اور وکلا صاحبان کے متعلق فرقہ بندی یا مذہبی تبلیغ کا الزام تراشا ہے۔ ہم ایسے اشخاص کے متعلق اظہار نفرت کرتے ہیں۔ اور انکی غداری پر لعنت بھیجتے ہیں۔

(۴) ہم نہایت ادب سے حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ حضور ہماری امداد فرمائیں۔ وقت نازک سے نازک ہو رہا ہے۔ (سکرٹری انجمن اسلامیہ کوٹلی)

اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" اور کشمیر کمیٹی

سول اینڈ ملٹری گزٹ ۲۵ جون لکھتا ہے۔ اگرچہ ہم کشمیر کمیٹی کے جھگڑے میں پڑنے کی کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ خواہش بھی نہیں رکھتے لیکن یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتے۔ کہ ہمارے نزدیک سر محمد اقبال کا استعفیٰ اور کمیٹی کو از سر نو بنانے کیلئے اپیل ایک نامعقول تحریک سمجھتے ہیں۔ آئینی طور پر ہم یہ بات سمجھ ہی نہیں سکتے۔ کہ لاہور کے لوگوں کی بنائی ہوئی کمیٹی آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی قائمقام کسطرح ہو سکتی ہے۔ اصل کمیٹی ۱۹۳۱ء کے موسم خزاں میں بمقام شملہ بنائی گئی تھی۔ جبکہ بہت سے مسلم لیڈر اور مختلف صوبجات کے ممبران کونسل وہاں موجود تھے۔ اس لئے وہ ایک اچھی خاصی نمائندہ کمیٹی تھی۔ مگر اہالیٔ لاہور کی منتخب شدہ کمیٹی کو یہ پوزیشن کسی صورت میں بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جہاں ہم سر محمد اقبال کی ان کے سیاسی معتقدات کی وجہ سے قدر کرتے ہیں

فہرست نو مبائعین ماہ اپریل و مئی ۱۹۳۳ء

۱۱۶۰ فاطمہ بی بی صاحبہ ضلع پوری
۱۱۶۱ لطیف النساء صاحبہ 〃 〃
۱۱۶۲ زبیدہ خاتون صاحبہ 〃 〃
۱۱۶۳ فیض خان صاحب 〃 〃
۱۱۶۴ محمد دین صاحب خاص کیمپ کراچی
۱۱۶۵ سماۃ بیگم صاحبہ ضلع گورداسپور
۱۱۶۶ عبدالاحد صاحب کشمیر
۱۱۶۷ فضل بی بی صاحبہ قادیان
۱۱۶۸ سردار بیگم صاحبہ سرگودہا خاص
۱۱۶۹ اسونہ رالتھر کشمیر
۱۱۷۰ سنور رالتھر 〃
۱۱۷۱ احمد بٹ 〃
۱۱۷۲ عبدالکریم صاحب 〃
۱۱۷۳ صفدر علی صاحب ضلع شاہ پور
۱۱۷۴ محمد نصیر خان صاحب 〃 〃
۱۱۷۵ محمد یوسف صاحب رنگ پور
۱۱۷۶ نورالدین صاحب ضلع گجرات
۱۱۷۷ بھاگن بی بی صاحبہ 〃 سیالکوٹ
۱۱۷۸ محمد بی بی صاحبہ قادیان
۱۱۷۹ چوہدری غلام محمد صاحب نمبردار ضلع گجرات
۱۱۸۰ فتح علی صاحب 〃
۱۱۸۱ احسان علی صاحب نمبردار ریاست پٹیالہ
۱۱۸۲ مولوی عبدالرحمن صاحب ضلع فیروزپور
۱۱۸۳ یا سری خان صاحب 〃 〃
۱۱۸۴ محی الدین صاحب مالابار
۱۱۸۵ اللہ دتا صاحب ضلع جھنگ
۱۱۸۶ محمد علی صاحب 〃 ہوشیارپور
۱۱۸۷ محمد غوث صاحب بنگلور
۱۱۸۸ محمد احسن صاحب ضلع فیروزپور
۱۱۸۹ ایم ہینو صاحب کراٹ - ٹی - ایل
ایم - ایس - پی - پشاور
۱۱۹۰ ہمشیرہ محمد دین صاحب ضلع گوجرانوالہ
۱۱۹۱ حافظ بشیر احمد صاحب ریاست پٹیالہ
۱۱۹۲ عصمت علی صاحب بنگال
۱۱۹۳ تعظیم الدین صاحب 〃

۱۱۹۴ عنایت علی صاحب بنگال
۱۱۹۵ انتا علی صاحب 〃
۱۱۹۶ واحد علی صاحب 〃
۱۱۹۷ صورت علی صاحب 〃
۱۱۹۸ عصمت علی صاحب 〃
۱۱۹۹ ریحان علی صاحب 〃
۱۲۰۰ نواب علی صاحب 〃
۱۲۰۱ مصر علی صاحب 〃
۱۲۰۲ دینا علی صاحب 〃
۱۲۰۳ امین الدین صاحب 〃
۱۲۰۴ نواب علی صاحب 〃
۱۲۰۵ امیرالدین صاحب 〃
۱۲۰۶ عبدالغفور صاحب 〃
۱۲۰۷ ریاض علی صاحب 〃
۱۲۰۸ عبدالعزیز صاحب ۱ 〃
۱۲۰۹ عبدالعزیز صاحب ۲ 〃
۱۲۱۰ ثناء اللہ صاحب 〃
۱۲۱۱ انعام علی صاحب 〃
۱۲۱۲ حسن علی صاحب 〃
۱۲۱۳ محبت علی صاحب 〃
۱۲۱۴ علی عثمان صاحب 〃
۱۲۱۵ رحم علی صاحب 〃
۱۲۱۶ کبت علی صاحب 〃
۱۲۱۷ فیروز الدین صاحب 〃
۱۲۱۸ حکیم علی صاحب 〃
۱۲۱۹ عبدالصمد صاحب پنڈت 〃
۱۲۲۰ عبداللطیف صاحب 〃
۱۲۲۱ جابر علی صاحب 〃
۱۲۲۲ رحم علی صاحب 〃
۱۲۲۳ دراز علی صاحب 〃
۱۲۲۴ عبدالفقیر صاحب 〃
۱۲۲۵ ایوب علی صاحب 〃
۱۲۲۶ سیسم سردار صاحب 〃
۱۲۲۷ کریم الدین صاحب سردار 〃
۱۲۲۸ عنایت علی صاحب 〃

۱۲۲۹ سدن علی صاحب بنگال
۱۲۳۰ منیرالدین صاحب 〃
۱۲۳۱ مصر علی صاحب 〃
۱۲۳۲ مدن کرما صاحب 〃
۱۲۳۳ کنال زو صاحب 〃
۱۲۳۴ علی اکبر صاحب 〃
۱۲۳۵ فیض علی صاحب 〃
۱۲۳۶ عبدل خان صاحب 〃
۱۲۳۷ عبدالرحمن خان صاحب 〃
۱۲۳۸ عین علی صاحب 〃
۱۲۳۹ نیالدی صاحب 〃
۱۲۴۰ منصور علی صاحب 〃
۱۲۴۱ دولاب غازی صاحب 〃
۱۲۴۲ ارشد علی صاحب ملا 〃
۱۲۴۳ شیر جان ولی صاحب 〃
۱۲۴۴ افسر ملا صاحب 〃
۱۲۴۵ بابو جان فقیر صاحب 〃
۱۲۴۶ اکرام علی صاحب میر 〃
۱۲۴۷ سیدو میر صاحب 〃
۱۲۴۸ کلو داری صاحب 〃
۱۲۴۹ دراز علی صاحب سردار 〃
۱۲۵۰ امین سردار صاحب 〃
۱۲۵۱ منصور علی صاحب حوالدار 〃
۱۲۵۲ حسن علی صاحب 〃
۱۲۵۳ بانک صاحب ملا 〃
۱۲۵۴ مغیر صاحب ملا 〃
۱۲۵۵ صادر علی صاحب سردار 〃
۱۲۵۶ محمود علی صاحب ملا 〃
۱۲۵۷ ارشد علی صاحب 〃
۱۲۵۸ انتا علی صاحب میر 〃
۱۲۵۹ میاں عمرالدین صاحب سہوا امرتسر
۱۲۶۰ شیخ عبدالرشید صاحب سابق سردار گوربخش سنگھ صاحب شیخوپورہ
۱۲۶۱ میاں محمد طفیل صاحب ضلع ملتان
۱۲۶۲ علی بخش صاحب ضلع گورداسپور
۱۲۶۳ عبدالغنی صاحب ضلع ہوشیارپور
۱۲۶۴ آسا نومسلم - قادیان
۱۲۶۵ غلام محمد صاحب کشمیر
۱۲۶۶ زبیدۃ النساء صاحبہ کشمیر

۱۲۶۷ کبیر حکیم صاحب سری نگر
۱۲۶۸ اللہ دتا صاحب ضلع گجرات
۱۲۶۹ محمد علی شاہ صاحب 〃 ہوشیارپور
۱۲۷۰ منشی غلام قادر صاحب 〃 لاہور
۱۲۷۱ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب ایم - بی
بی - ایس - پشاور
۱۲۷۲ مولوی عبدالدیان صاحب ضلع پشاور
۱۲۷۳ محمد ابراہیم صاحب ریاست جموں
۱۲۷۴ عزیزۃ النساء خانم صاحبہ الہ آباد
۱۲۷۵ احمد شیخ صاحب کشمیر
۱۲۷۶ محمد احسن صاحب 〃
۱۲۷۷ عبدالغنی صاحب
۱۲۷۸ عزیز صاحب 〃
۱۲۷۹ احمد میر صاحب 〃
۱۲۸۰ مجید میر صاحب 〃
۱۲۸۱ خالق بانڈے 〃
۱۲۸۲ چوہدری محمد نواز خان صاحب سندھ
۱۲۸۳ مہراں بی بی صاحبہ لائل پور
۱۲۸۴ اللہ رکھی صاحبہ 〃
۱۲۸۵ فضل بی بی صاحبہ 〃
۱۲۸۶ شیر خان صاحب ضلع گورداسپور
۱۲۸۷ مراد خاں صاحب 〃 〃
۱۲۸۸ عبدالحمید صاحب ضلع گوجرانوالہ
۱۲۸۹ اللہ دتا صاحب 〃 〃
۱۲۹۰ نواب خان صاحب 〃 کیمبل پور
۱۲۹۱ نور جہاں صاحبہ 〃 〃
۱۲۹۲ غلام نبی صاحب 〃 راولپنڈی
۱۲۹۳ شیر زمان صاحب 〃 کیمبل پور
۱۲۹۴ فضل الہی صاحب 〃 〃
۱۲۹۵ نور الہی صاحب ضلع ہوشیارپور
۱۲۹۶ عبدالغنی صاحب 〃
۱۲۹۴ محمد رحمت اللہ صاحب سندھ
۱۲۹۸ محمد سعید صاحب ضلع اٹک
۱۲۹۹ والدہ محمد خالد صاحب 〃 لائل پور
۱۳۰۰ عبدالرحمن صاحب 〃 فیروزپور
۱۳۰۱ عبدالرحیم قادیان
۱۳۰۲ بڈھا ولد مہنگا ضلع سیالکوٹ
۱۳۰۳ عبدالواحد صاحب 〃 〃
۱۳۰۴ محمد فاضل صاحب 〃 〃
۱۳۰۵ آمنہ بیگم صاحبہ 〃 〃

۱۳۰۶ نتھا ضلع سیالکوٹ
۱۳۰۷ لسٹر دی ممو صاحب - مالابار
۱۳۰۸ ایس - ایم - عبدالحمید صاحب کولمبو
۱۳۰۹ محمد اسمعیل صاحب ہزاروی قادیان
۱۳۱۰ کرم بی بی صاحبہ
۱۳۱۱ مومن خان صاحب علاقہ سرحد
۱۳۱۲ نور جہاں صاحبہ 〃
۱۳۱۳ لعل خان صاحب 〃
۱۳۱۴ رابعہ صاحبہ 〃
۱۳۱۵ عصمت اللہ صاحب کوہاٹ
۱۳۱۶ خیر النساء صاحبہ 〃
۱۳۱۷ سردار بیگم صاحبہ 〃
۱۳۱۸ نواب جان صاحبہ 〃
۱۳۱۹ مستری فضل کریم صاحب ریاست جموں
۱۳۲۰ محمد اسرائیل صاحب ضلع ہزارہ
۱۳۲۱ محمد حسن صاحب علوی سندھ
۱۳۲۲ نہال خان صاحب بلوچ نمبردار سندھ
۱۳۲۳ پی کے یوسٹی کالی کٹ
۱۳۲۴ سروری صاحبہ ضلع انبالہ
۱۳۲۵ سماۃ نتھو صاحبہ 〃 〃
۱۳۲۶ عبدالکریم صاحب ضلع بنوں
۱۳۲۷ چوہدری سردار خان صاحب ضلع گجرات
۱۳۲۸ صدیق احمد صاحب ریاست پٹیالہ
۱۳۲۹ عبدالمنان صاحب 〃 〃
۱۳۳۰ نذیر احمد صاحب 〃 〃
۱۳۳۱ حبیب خان صاحب 〃 〃
۱۳۳۲ رفیق احمد صاحب 〃 〃
۱۳۳۳ شریفاں صاحبہ 〃 〃
۱۳۳۴ مہر دین صاحب زمعہ
اہل و عیال ۹ کس، ضلع لائل پور
۱۳۳۵ مستری سلطان احمد صاحب ضلع منٹگمری
۱۳۳۶ سید خادم علی صاحب ضلع ملتان
۱۳۳۷ عبدالشکور صاحب ضلع جالندھر
۱۳۳۸ پیر احمد اللہ صاحب سری نگر
۱۳۳۹ عبدالصمد صاحب 〃
۱۳۴۰ غلام قادر صاحب 〃
۱۳۴۱ نورالدین صاحب 〃
۱۳۴۲ محمد میر صاحب 〃
۱۳۴۳ محمد عبداللہ صاحب 〃

(باقی)

وصیتیں

۳۷۹۲ :۔ منکہ عمر الدین ولد اللہ بخش قوم شیخ تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن صریح ڈاک خانہ خاص تحصیل نکودر ضلع جالندھر آج مورخہ ۲۷/۱/۲۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد غیر منقولہ مکان سکونتی مالیتی قریباً یکصد روپیہ کا ہوگا۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمد کفش دوزی سے تخمیناً مبلغ دس روپے ماہوار ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں کوئی روپیہ یا کوئی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ مذکور میں سے کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ بعد وصیت کرونگا۔ تو اس کی رسید لونگا۔ جو اصل جائداد مذکور سے منہا کر دی جائے گی۔ میرے مرنے کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکورہ بالا ہوگی۔

بقلم خود۔ سید محمد علی شاہ انسپکٹر بیت المال

العبد۔ عمر الدین نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ عبد اللہ سکرٹری مال سکنہ گوڑہ بقلم خود

گواہ شد۔ فتح الدین حکیم احمدی صریح بقلم خود

۳۷۹۳ :۔ منکہ رحمت بی بی زوجہ شیخ محمد عبد اللہ قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن گوڑہ ڈاکخانہ مشاکو تحصیل نکودر ضلع جالندھر۔ آج مورخہ ۲۸/۱/۲۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر اور زیور مالیتی یکصد پانچ روپے کی جائداد ہے۔ جس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ کو قرار دیتی ہوں۔ میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں میرے مرنے کے وقت جو بھی اس سے زائد جائداد ثابت ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم حصہ جائداد وصیت کردہ سے بعد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دونگی۔ اور اس کی رسید لونگی۔ جو اصل جائداد سے منہا کر دی جائیگی۔ فقط المرقوم ۲۸/۱/۲۵

العبدہ۔ رحمت بی بی نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ سید محمد علی شاہ انسپکٹر بیت المال

گواہ شد۔ شیخ محمد عبد اللہ سیکرٹری مال انجمن احمدیہ صریح و گوڑہ بقلم خود۔

۳۷۷۸ :۔ منکہ احمد گل ولد میاں فیض بخش قوم پراچہ عمر تقریباً ۵۰ سال سکنہ شہر شاہ پور ڈاک خانہ و ضلع خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۹/۳/۲۵ ، ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ اس وقت ایک مکان عیدی سکونتی واقعہ شاہ پور شہر ضلع سرگودھا جس کے نصف کا میں واحد مالک ہوں۔ اور جس کی قیمت اندازاً مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے لیکن میرا گذارہ اس وقت تجارت کے کام پر ہے۔ جس میں ایک اور صاحب میرے ساتھ شریک ہیں بحصہ مساوی۔ اور جس کا حساب سال کے بعد ہوگا۔ لیکن سر دست میں مبلغ ۵۰ روپیہ ماہوار ذاتی مصارف کے لئے لیتا ہوں جس کا ۱/۱۰ حصہ میں ماہوار ادا کرتا رہونگا۔ اور سال کے بعد منافع جو از روئے حساب ثابت ہو۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے کے

العبد۔ احمد گل حال پشاور گھنٹہ گھر مینیجر امپیریل الیکٹرک سٹور بقلم خود

گواہ شد۔ شمس الدین ریکارڈ کیپر دفتر پولیٹیکل ایجنٹ خیبر پشاور چھاؤنی

گواہ شد۔ محمد شاہ ماسٹر ایڈورڈ ہائی سکول پشاور

۳۹۲۷ :۔ محمد شریف ولد مستری عبد المجید قوم چوہان راجپوت پیشہ ملازمت سرکاری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بھوکے ڈاکخانہ ڈیرہ بابا نانک تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میری ماہوار آمد اس وقت ۴۷/- روپیہ ماہوار ہے۔ اور ۴/- روپے سالانہ ترقی ہے ۵۱/- آخر گریڈ ہے۔ اس تنخواہ کا دسواں حصہ میں صدر انجمن احمدیہ کو دیا کرونگا۔ میں دیگر جائداد حسب ذیل سے پانچویں حصہ میں دینے کا اقرار کرتا ہوں۔ دار الانوار کمیٹی قادیان کے ایک حصہ میں سے ۱/۳ میرا ہے۔ یہ حصہ میرے والد مستری عبد المجید کے نام ہے لیکن روپیہ میں اور میرا بھائی اور ایک چچا زاد بھائی ادا کرتے ہیں۔ اس طرح سے میرا اس میں تیسرا حصہ ہے۔ اراضی ۶ کنال ۱۳ مرلہ واقع موضع بھینی بانگر میں سے ۱/۳ حصہ باقی دو حصے میرے بھائی اور چچا زاد بھائی کے ہیں۔ یہ اراضی ابھی تک نام نہیں ہوئی فی الحال زر بدل ادا کر کے حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے نام رجسٹری کر دی ہے میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میری وفات کے وقت اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے پانچویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد :۔ محمد شریف بقلم خود کلرک ٹیلیفون۔ گورداسپور

گواہ شد۔ محمد عبد اللہ مولوی فاضل مدرس ڈیرہ بابا نانک

گواہ شد۔ چراغ الدین گورنمنٹ ہائی سکول گورداسپور۔

گواہ شد۔ مرزا عبد الحق وکیل۔ گورداسپور۔

۳۹۳۵ :۔ منکہ شیخ مولا بخش ولد حاجی امیر الدین قوم شیخ خواجہ پوری پیشہ تجارت عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت اگست ۱۹۰۶ء ساکن مڈھ رانجھا۔ ڈاک خانہ خاص تحصیل بھلوال ضلع شاہ پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۷/۳/۲۵ ، ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ قریباً ۵۲ کنال اراضی زرعی واقعہ موضع برہم والا متصل نصیر پور خورد علاقہ تھانہ مڈھ رانجھا تحصیل بھلوال ضلع شاہ پور۔ جس کی کل قیمت اندازاً ۱۲۱۵ روپیہ ہے۔ ایک مکان بمعہ سفیدہ جس کا رقبہ ۲ کنال ہے۔ متصل مکان ملک غلام حسین صاحب دار الرحمت قادیان میں واقعہ ہے۔ اس کا نصف حصہ بھی خاکسار کی ملکیت ہے۔ جس کی نصف قیمت اندازاً ۱۵۰۰/- روپیہ ہے۔ ایک سفیدہ دکان واقعہ منڈی متصل سٹیشن قادیان ہے۔ جس کی تہائی خاکسار کی ملکیت ہے۔ میرے حصہ کی قیمت ۲۰۰/- روپے ہے اور دو کمرے واقعہ مڈھ رانجھا ہیں جن کی قیمت اندازاً ۲۰۰/- روپیہ ہے گویا کل قیمت میری جائداد کی ۳۱۶۵/- روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

اس کے علاوہ میری ماہوار آمد اندازۃً ۵۰/- روپیہ ہے میں اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر میں کوئی روپیہ اس جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دی جائے۔

العبد :۔ شیخ مولا بخش خواجہ پوری بقلم خود

گواہ شد :۔ شیخ شمس الدین امیر جماعت احمدیہ مڈھ رانجھا

گواہ شد :۔ محمد عبد اللہ ولد شیخ مولا بخش احمدی موصی بقلم خود

گواہ شد :۔ بقلم خاکسار :۔ عبد الرحمٰن انور بوتالوی مولوی فاضل

۳۹۳۶ :۔ منکہ محمد دین ولد محمد یار قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر پینتالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن گدھ شنکر ڈاک خانہ کھوہار تحصیل کھاریاں ضلع گجرات پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۹/۳/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو اس وقت مبلغ ۱۶ روپیہ ماہوار ہے۔ اس کی کمی یا بیشی پر ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ علاوہ ازیں اس چالیس بیگھ زمین کا مالک ہوں۔ جس پر بلا شراکت غیری قابض ہوں۔ اس میں سے ۱۰ بیگھ مزروعہ ہے۔ اس کی آمد کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا اور ۱۰ بیگھ زمین کی قیمت یہاں کے حساب سے یکصد روپیہ فی بیگھ کے حساب سے ایک ہزار ہوتا ہے۔ اس کی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں باقساط ادا کرتا رہونگا۔ باقی ۳۰ بیگھ غیر مزروعہ ہے۔ جس کی فی الحال نہ کچھ آمد ہے۔ نہ قابل فروخت ہے۔ کیونکہ سارا ریت ہے۔ ہاں اگر وہ قابل آمد یا قابل فروخت ہو جائے۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کر دونگا نیز ایک مکان قیمتی یکصد روپیہ کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دیتا ہوں۔ تاکہ سند رہے۔

العبد :۔ محمد الدین نشان انگوٹھا

گواہ شد :۔ عطا محمد امیر جماعت جہلم

گواہ شد :۔ سعد الدین احمدی سینئر انگلش ماسٹر ہائی سکول جہلم

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

برطانیہ کے امریکن قرضہ کی پہلی قسط کی چاندی ۳۰ جون بمبئی سے بھیجی گئی ہے۔ جس کی قیمت ۸۰۵۶۹۴۶۴۱ روپیہ ہے۔

پنڈت مالوی جی کے متعلق الہ آباد کی ۳ جون کی خبر ہے کہ وہ سول نافرمانی کو واپس لینے کے حق میں ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ نیا کانسٹی ٹیوشن خواہ کیسا ہی ہو۔ کانگرسیوں کو ضرور کونسلوں پر قبضہ کر لینا چاہیئے یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو بھی سول نافرمانی کو واپس لینے کے خلاف نہیں۔

حکومت جرمنی نے اپنے ملک سے بیکاری دور کرنے کیلئے ایک سینٹ سکیم تیار کر لی ہے جس کو جاری کرنے کے لئے سینیٹ نے ۵ کروڑ پونڈ منظور کیا ہے۔ سکیم میں عمارات کی مرمت۔ شہروں کے گرد باغات لگانا۔ کاشتکاری بستیاں قائم کرنا بھی شامل ہے۔ تمام ملک میں نئے اصول پر سڑکیں بھی بنوائی جائیں گی۔ سینٹ نے زرعی جائدادوں کا حساب کتاب رکھنا بھی ضروری قرار دیا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ کونسل کے اس سشن میں پیش نہ ہوگی۔ رپورٹ فی الحال سینٹ کے پاس اظہار رائے کے لئے بھیجدی گئی ہے۔

اخبار زمیندار کے متعلق اخبار پرتاپ ۲ جولائی لکھتا ہے۔ کہ مولوی ظفر علی نے ایک بار پھر حکومت کے آگے ناک رگڑ کر اس کی حمائت کا اقرار کیا ہے۔ اور اسی پالیسی کے ماتحت اب زمیندار نکلے گا۔

لارڈ ولنگڈن کے متعلق کسی گذشتہ اشاعت میں شائع ہوا تھا۔ کہ آپ کو واپس بلا لیا جائے گا۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کو لارڈ ولنگڈن پر پورا اعتماد ہے۔ اور آپ کے واپس بلائے جانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوا۔

ہندو مہا سبھا معلوم ہوا ہے کہ اس سوال پر غور کر رہی ہے کہ جو جتھے بہاولپور بھیجنے کا ارادہ تھا۔ انہیں بھوپال بھیجا جائے۔

اسمبلی کے موجودہ سکرٹری مسٹر ایس۔ سی۔ گپتا۔ سی۔ آئی۔ ای۔ پنشن لے کر اپنی خدمات سے سبکدوش ہونے والے ہیں۔ ان کی جگہ میاں محمد رفیع صاحب (خلف میاں سر محمد شفیع صاحب) بیرسٹرایٹ لاء جو اس وقت ڈپٹی سکرٹری کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ اسمبلی کے سکرٹری بنا دئے جائینگے۔ میاں صاحب موصوف پہلے مسلمان ہیں جو اس عہدے پر فائز ہونگے۔

مسٹر ویلی وزیراعظم ریاست الور کے حسن انتظام کے متعلق اظہار مسرت کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے فصل ربیع کے لگان کی قسط میں سے پچاس فیصدی معاف کر دیا۔ جنگلی سوروں کے مارنے کی اجازت دیدی اور قوانین شکار میں ترمیم کر دی ہے۔ نیز قانون شادی کو بھی تبدیل کر دیا ہے غرض ہر طرح انتظام تسلی بخش ہو رہا ہے۔

جاپان گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اپریل ۱۹۴۰ء میں جاپانی سلطنت کا ۲۶۰۰ واں یوم بنیاد منایا جائے گا۔

یورپ کے ایک ماہر چشم نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ دنیا کی آبادی کا بیس فیصدی آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہے

برلن کی ۳۰ جون کی اطلاع ہے۔ کہ ہر ہٹلر نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہم عورتوں کو ان کی اصل پوزیشن میں رکھنا چاہتے ہیں۔ ہماری تعلیم نسواں کا طریق بھی ایسا ہی ہوگا۔ جو عورتوں کو صحیح معنوں میں مائیں بنائے۔ ہر گوبلز نے جو وزارت کے ایک ممبر ہیں کہا۔ عورت کا کام خوبصورت بننا اور بچے پیدا کرنا ہے۔ اس کی جگہ گھر میں ہے۔ اور تھکے ہوئے مرد کی ہمت بڑھانا۔ اس سکیم کے ماتحت ہزاروں عورتوں کو سرکاری ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ گھروں کو زینت دیں۔

وائسرائے ہند نے ایک ڈنر میں یکم جولائی کو تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میرا پختہ ارادہ ہے۔ کہ اپنے عہدہ کی میعاد کو پورا کرکے ہندوستان سے واپس جاؤنگا۔

سری نگر میں یکم جولائی سے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے جس کی وجہ سے کسی قسم کے پولیٹیکل جلسے نہیں ہو سکتے۔ نہ ہی جلوس نکالے جا سکتے ہیں۔

برطانیہ کا ایک منٹ۔ لنڈن سے ۳۰ جون کی اطلاع ہے کہ برطانیہ کے سوشل۔ خوردنی اور دیگر حالات کے متعلق دلچسپ معلومات ایک تازہ سرکاری رپورٹ میں درج ہوئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک منٹ میں اور ایک دن میں وہاں کیا کیا ہوتا ہے۔ ایک منٹ کے متعلق یہ اندازہ ہے کہ ۱۶۰ بوٹ اور ۲۰ چھتریاں تیار ہوتی ہیں۔ ۴۵ سیکنڈ کے بعد گنتی کا ایک بچہ پیدا ہوتا ہے۔ ۱۵۰۰ من مٹھائی کھائی جاتی ہے۔ ۸۴ ہزار دیا سلائیاں جلائی جاتی ہیں۔ تیس ہزار سگرٹ پئے جاتے ہیں۔ تین بچے پیدا ہوتے ہیں۔ ہر دس منٹ کے بعد ایک نئی کتاب چھپ جاتی ہے۔

برطانیہ کا ایک دن۔ ایک دن میں ۲۰ ۳ ۲ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ باشندے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ انڈے کھاتے ہیں۔ ۷۰۰ ۴ شادیاں اور دس طلاقیں ہوتی ہیں۔ ۵ لاکھ جانور گوشت کھانے کے لئے ذبح کئے جاتے ہیں۔ پونے تین کروڑ پائنٹ شراب پی جاتی ہے۔ دس خودکشیاں ہوتی ہیں۔ ۱۸ لاکھ آدمی سینما دیکھتے ہیں۔ ۴۲۶ موٹر کاریں بنتی ہیں۔

حکومت جموں کے متعلق یکم جولائی کی خبر ہے۔ کہ ضلع میرپور کے چند دیہات میں تعزیری پولیس بٹھانے کا فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ پولیس کے اخراجات صرف مسلمانوں سے وصول کئے جائینگے۔ تعزیری پولیس کی میعاد چھ ماہ تک ہے۔

رائل ایرفورس کا ایک ہوائی جہاز ۳ جون کو اچانک انبالہ میں گر گیا۔ جس کی وجہ سے ہوا باز اسی وقت ہلاک ہو گیا اور مستری کو شدید ضربات پہنچیں۔ جن کی وجہ سے وہ بعد میں ہسپتال جا کر مر گیا۔

شیخوپورہ سے ۳۰ جون کی خبر ہے کہ چوہڑکانہ کی ایک عورت نے اپنے نوزائیدہ ناجائز بچہ کا گلا چھری سے کاٹ دیا تھا۔ سشن جج نے اسے عبور دریائے شور کی سزا دی ہے۔

مجلس قانون ساز یو۔ پی میں مسٹر چنتامنی نے اچھوت اقوام کو تعلیم دلانے کے لئے پانچ برسوں میں دس لاکھ روپیہ صرف کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ جو ۲۹ جون کو کونسل کے اجلاس میں پاس ہو گئی

اٹلی کے فاسسٹوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ اطالوی لوگ ہاتھ ملانیکے طریق کو خیرباد کہدیں۔ اور جب دو دوست آپس میں ملیں۔ تو ہاتھوں کو پیشانی تک لے جا کر ایک دوسرے کو سلام کر دیا کریں۔ کیونکہ یہ قدیم ترین رومن طریقہ ہے۔ نیز ہاتھ ملانا طبی اصول کے خلاف ہے۔

پٹی کے نہنگ سکھوں نے ایک شارع عام پر ناجائز قبضہ کرکے اسے اپنے ملحقہ استھان کے ساتھ شامل کر لیا۔ ۲۸ جون کو ڈپٹی کمشنر اور کمشنر ضلع لاہور کا میونسپل کمیٹی کے نام تار موصول ہوا۔ کہ متنازعہ زمین شارع عام ہے۔ نہنگ رستہ خالی کر دیں ورنہ میونسپل ایکٹ کے مطابق ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

ٹوکیو (جاپان) کی ۳۰ جون کی خبر ہے۔ کہ یہاں کی ایک عدالت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو شخص بیکار ہے۔ اسے کوئی حق نہیں۔ کہ اپنی بیوی کو اپنے ساتھ رہنے پر مجبور کرے۔

مولوی ظفر علی صاحب کے متعلق پرتاپ ۳ جولائی کا بیان ہے کہ وہ شملہ سے واپس آ گئے ہیں۔ انہوں نے گورنمنٹ کو حال میں جو چٹھیاں لکھی ہیں۔ انکی نقول ایک مقامی اخبار نے حاصل

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی